صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 25 اکتوبر 2013ء بمطابق 19 ذوالحجہ 1434 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُO حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَO کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَO ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَO کَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْیَقِینِO لَتَرَوُنَّ الْجَحِیمَO ثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیْنَ الْیَقِینِO ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیمِ۔

(ترجمہ): (لوگو) تم کو (مال کی) بہت سی طلب نے غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم نے قبریں جا دیکھیں۔ دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ پھر دیکھو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو اگر تم جانتے (یعنی) علم الیقین (رکھتے تو غفلت نہ کرتے)۔ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر اس کو (ایسا) دیکھو گے (کہ) عین الیقین (آ جائے گا)۔ پھر اس روز تم سے (شکر) نعمت کے بارے میں پرسش ہو گی۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ رخصت کیلئے کچھ درخواستیں آئی ہیں، اس کے بعد آپ بات کرلیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب سعید گل صاحب 25 اکتوبر 2013، جناب فضل حکیم صاحب 25 اکتوبر 2013، مسماۃ نجمہ شاہین 25 اکتوبر 2013، جناب وجیہہ الزمان صاحب 25 اکتوبر 2013، مسماۃ نسیم حیات صاحبہ 25 اکتوبر 2013، مسماۃ نادیہ شیر صاحبہ 25 اکتوبر 2013، جناب صالح محمد صاحب 25 اکتوبر 2013، راجہ فیصل الزمان صاحب 25 اکتوبر 2013، ملک بہرام خان 25 اکتوبر 2013، میں ہاؤس کے سامنے ان کی درخواستیں رکھ رہا ہوں آپ سے منظوری کیلئے، منظور ہے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: میڈم نگہت اورکزئی۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! آپ کو ہم اس ہاؤس میں دوبارہ اس چیئر پہ، آپ اتنی مبارک سعادت حاصل کر کے آئے ہیں، اس ہاؤس کی طرف سے ہم آپ کو حج کی اس سعادت پر جو آپ نے حاصل کی ہے اور آپ نے جو پاکستان کیلئے یا آپ نے اپنے خیبر پختونخوا کیلئے، آپ نے جو ہمارے لئے وہاں پہ دعائیں کی ہیں، ہم آپ کو یہاں پر خوش آمدید بھی کہتے ہیں، ہم آپ کو حج کی مبارکباد بھی دیتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کی دعائیں ان شاء اللہ تعالیٰ جو آپ نے وہاں پر مانگی ہیں اور جتنے لوگ بھی حج کیلئے گئے ہونگے، ان سب نے خیبر پختونخوا کیلئے اور ان سب نے پاکستان کی یکجہتی کیلئے، اس کی سلامتی کیلئے جو دعائیں مانگی ہیں، وہ ضرور قبول ہونگی، ہم آپ کی اس چیئر کا احترام بھی کرتے ہیں، چاہے آپ ہوں، چاہے ڈپٹی سپیکر صاحب ہوں، آپ دونوں صاحبان نے ہمارے ساتھ، آپ ہوں یا ڈپٹی سپیکر صاحب ہوں، میں یہاں پہ آپ دونوں کو خراج تحسین بھی پیش کرتی ہوں کہ آپ جس طریقے سے ہمارے لئے، آپ ہمیں اپوزیشن نہیں سمجھتے، آپ ہمیں اپنے گھر کے لوگ، اپنا یہاں پہ ایک فیملی کی طرح آپ لوگوں نے ہمارے ساتھ یہاں پر بات بھی

کی ہے، ہمیں ہمیشہ بات کرنے کا موقع بھی دیا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، اگر آپ دیکھیں تو صحافیوں کی گیلری کل سے خالی ہے، ابھی تک ان کو کوئی لا نہیں سکا ہے کیونکہ ان کی کچھ جو بھی ڈیمانڈز ہیں، وہ تو گورنمنٹ کا کام ہے پوری کرنا، وہ میرا یا اپوزیشن کا کام نہیں ہے لیکن جناب سپیکر صاحب! چونکہ آپ ہمارے ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، آپ بھی اور ڈپٹی سپیکر صاحب بھی جب اس کرسی پر بیٹھے ہوتے ہیں اور ویسے بھی، جناب سپیکر صاحب! آج میں ایک سلیکٹ کمیٹی میں اوپر بیٹھی ہوئی تھی اور ایک خاتون جب یہاں پہ اسمبلی میں آتی ہے جناب سپیکر، تو میں نے پہلے بھی یہ عرض کیا تھا کہ وہ خاتون جب پولیٹیکل طور پر اس کی پارٹی اس کو سمجھتی ہے کہ وہ ایک Mature اور ذہنی طور پر پولیٹیکل ہے اور وہ ایک ورکر ہے ایک پارٹی کی، تو وہ اس کو تب ہی Nominate کر کے اور تب ہی اس کو Elect کروا کے اس اسمبلی کے فلور پر لیکر آتی ہے اور وہ اس کو بٹھاتی ہے۔ جناب عالی، Consecutively third term ہے میرا لیکن اب مجھے جناب سپیکر صاحب چونکہ شکایت میں نے آپ سے ہی کرنی ہے کیونکہ آپ ہی اس ہاؤس کے بڑے ہیں اور ظاہر ہے ڈپٹی سپیکر صاحب ہیں، آپ ہیں، باقی وزراء سے تو ہمیں کوئی مطلب اچھائی کی امید ہے ہی نہیں کہ وہ ہماری بات سنیں گے، تو میں سمجھتی ہوں کہ آج جب اوپر ایک سلیکٹ کمیٹی لوکل باڈیز کی ایک میٹنگ ہو رہی تھی، میں اور میری دوسری Colleague جن کا نون لیگ سے تعلق ہے جناب سپیکر صاحب، ہم لوگوں نے جب بات کی تو ہمارے ایک منسٹر صاحب، وہ تو اکثر باتیں ایسی کر جاتے ہیں کہ جو میڈیا میں مطلب کافی دلچسپ ہوتی ہیں لیکن ایک دم انہوں نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے یہ بات کی کہ میں جب سکول جایا کرتا تھا تو سائیکل پر جب میں ہوتا تھا تو ایک بلی درخت پہ بیٹھ کر دھوپ سینک رہی ہوتی تھی تو میرا جی چاہتا تھا کہ کاش میں یہ بلی ہوتا تاکہ دھوپ سینک رہا ہوتا تو اسی طرح ابھی میری خواہش یہ بن رہی ہے کہ کاش میں ایک عورت ہوتا اور میں Reserved seat پہ بغیر کسی تگ و دو کے، بغیر کسی مشکل کے، بغیر کسی اس کے آجاتا اور جناب سپیکر صاحب، آپ کو اچھی طرح پتہ ہے کہ اس وقت عورتوں کے بارے میں کیا حالات ہیں، کیا حالات نہیں ہیں؟ وہ میں اس ہاؤس میں ڈسکس نہیں کرنا چاہتی۔ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے، آپ کی پارٹی سے یا ان لوگوں سے بالکل ناراض نہیں ہوں جو ادھر بیٹھے ہوئے ہیں اور آج مجھے سر ایک اور بات پر بھی آپ سے رولنگ ضرور لینی ہے کہ شہید ہونے کے بعد کیا مجھے پیکج آدھا ملے گا یا

پورا ملے گا، مرد کے برابر پیکج ملے گا یا وہی آدھا پیکج ملے گا کہ یہ عورت ہے؟ اور ظاہر ہے کہ شہادت تو ہم نے مانگنی ہے اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ ہمیں شہید کرے، تو اس میں بھی رولنگ دیں اور جب آپ کی رولنگ آ جائے گی تو جناب سپیکر، میں اس وزیر کے خلاف، گورنمنٹ کے خلاف نہیں، آپ کی چیئر کے خلاف نہیں، ڈپٹی سپیکر صاحب کے خلاف نہیں، اس ہاؤس کے خلاف نہیں لیکن میں اس منسٹر کے خلاف، شاہ فرمان صاحب کے خلاف کیونکہ یہ ہمیشہ ایسی بات کر جاتے ہیں کہ جس سے کہ عورتوں کے، اور میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ عورت جب آتی ہے اس اسمبلی کے اندر تو وہ اپنی جنس کو باہر چھوڑ کر آتی ہے، وہ یہاں پر ممبر پارلیمنٹ ہوتی ہے، وہ نہ کوئی عورت ہوتی ہے، نہ مرد ہوتا ہے، نہ کچھ اور، صرف ممبر پارلیمنٹ ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں ان کی اس بات پہ دوبارہ یہ کہونگی کہ آپ ہمارے لئے، ڈپٹی سپیکر صاحب ہمارے ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، آپ ہمارے لئے محترم ہیں لیکن میں اس بات پہ واک آؤٹ کرتی ہوں اور اس وقت تک میرا یہ واک آؤٹ جاری رہے گا شاہ فرمان کے خلاف کہ جب تک اس ہاؤس سے عورتوں کو یہ یقین دہانی نہیں کروادی جاتی کہ وہ مردوں کے بالکل برابر ہیں اور وہ مردوں کے ساتھ جو ہیں، وہ یہاں پر Elect ہو کر آئی ہیں اور ان کی وہی حیثیت ہے، ان کا وہی منصب ہے، وہ پولیٹیکل ہیں اور پولیٹیکل طور پر وہ Mature ہیں اسی لئے آج وہ ان سیٹوں پر آکے بیٹھی ہوئی ہیں ورنہ گلی کوچے کی کسی عورت کو جو ہے، وہ یہ سیٹ نصیب نہیں ہوتی ہے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

(اس مرحلہ پر خاتون رکن اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: میرے خیال میں شاہ فرمان صاحب! اس کا جواب دیں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا، منور صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں اس پہ؟

جناب شاہ حسین خان: بالکل دغې سره Related-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دې سره متعلق سر-----

جناب سپیکر: شاہ حسین بات کریں۔ شاہ حسین صاحب! بات کریں اس پر، شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: دا سې ده جي، نګهت بی بی خو ډیره قابل احترام ده او دا نه بلکه دې هاؤس کښې چې څومره زنانه دی، دا قابل احترام دی۔ خبره دا سې نه وه جي، زمونږ میټنګ شروع وو، ښه ښائسته انداز سره میټنګ چلیدو، شاه فرمان صاحب دا خبره څه قصداً یا دغه نه نه ده کړې جي، دا خبره هغوی از راه مذاق کړې ده، د زنانو باره کښې ئے نه ده کړې خو مطلب ئے دا وو چې دا د زنانو راتلل دلته کښې نسبتاً اسان دی، زمونږ د سړو راتلل ګران دی ځکه چې مونږ هلته کښې الیکشن کوؤ، مونږ ته تکلیف وی، د هغې د وجې نه دا دغه ئے کړے دے، څه دغه نه ئے نه دے کړے چې ګڼې یا څه د چا تذلیل د هغوی مقصد وو یا د چا خفه کول د هغوی مقصد وو۔ زه د چا وکالت نه کوم خو شاه فرمان صاحب په دې سلسله کښې مکمل بې ګناه دے جي، صرف د مذاق په طور باندې ئے خبره کړې ده (تالیاں) او د چا د تذلیل خبره ئے نه ده کړې۔

جناب سپیکر: منور صاحب۔ منور صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ آج میں بھی، شاہ فرمان نے میٹنگ میں جو بات کی ہے، اس کو میں سپورٹ کرتا ہوں۔ سر، کوئی ایسی غلط بات اس نے کی ہی نہیں ہے بلکہ مثال پیش کی ہے کہ جنوری کا مہینہ تھا، سخت سردی تھی، سائیکل پر میں جارہا تھا سکول، تو دھوپ کیلئے دیوار پر ایک بلی بیٹھی تھی، تو وہ کہہ رہا تھا کہ میرے ساتھ جو ساتھی تھا، اس نے کہا کہ یار اگر میں بلی ہوتا تو اس طرح میں دھوپ میں آرام سے بیٹھتا اور ہم سکول جارہے ہیں سائیکل پر اور کتنی سردی ہے، تو اس نے اسی مذاق کے طور پر وہ کہا تھا، اس نے کہا کہ یار جیسے فیمیل کیلئے الیکشن کا جو پروسیجر ہے، اس پروسیجر میں تو آسانیاں ہیں، ہم یہ ایم پی ایز بن کر کتنی مصیبتوں سے نکلتے ہیں؟ جاتے ہیں گاؤں گاؤں اور یہ ان کیلئے میں تو کہتا ہوں کہ یہ آسانیاں ہیں، اس نے تو کوئی ایسی بری بات ہی نہیں کی، اس نے کہا کہ الیکشن میں ہم ایم پی ایز ان کو، وہاں پارٹی ان کو نامزد کرلیتی ہے کہ فلاں فلاں ہماری وہ فیمیل Reserved seat پر ہوگی، تو اس میں میرے خیال میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، ہم تو آپ کے ساتھ ہیں، آپ ہونگے، آپ ہماری بہنیں ہیں، آپ کو تو ہم نے ووٹ دیا ہے، ہم نے آپ کو ایم پی اے بنایا ہے، ایسا تو نہیں ہے کہ آپ اوپر سے آسمان سے گری ہیں۔ (تالیاں اور شور) تو اس سلسلے میں جناب۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یوسف ایوب صاحب، یوسف ایوب صاحب۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! مونږ په دې باندې-----

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): سپیکر صاحب! ایک منٹ-----

جناب سپیکر: یوسف ایوب صاحب بات کرتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جی منور خان نے اور ہمارے ساتھی نے جو بات کی ہے جی، نگہت بی بی نے جو بات کی ہے جی، کم از کم اس ہاؤس میں آ کے (شور اور قطع کلامیاں) میری بات سنیں۔

(شور)

محترمہ زرین ریاض: سپیکر صاحب! ہم-----

ایک رکن: نہیں سنیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: نہیں کم از کم اس ہاؤس کے اندر آ کے چاہے کوئی خواتین ہوں یا مرد ہوں، ہم سب برابر ہیں، اس میں تو کوئی Deny نہیں کرتا، نہ ٹریژری بنچز سے کرتے ہیں، نہ-----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب جاوید نسیم: یہ، یہ تو-----

(قطع کلامیاں)

ارباب اکبر حیات: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

وزیر مواصلات و تعمیرات: نہ ہاؤس کے اندر، ہاؤس کے اندر یار-----

جناب منور خان ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب!

(قطع کلامیاں اور شور)

جناب سپیکر: میں تھوڑا-----

محترمہ زرین ریاض: وہ باہر-----

وزیر مواصلات و تعمیرات: ہماری بہن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں ایک بڑے، تھوڑا۔۔۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شاہ فرمان صاحب نے ایک بڑےLighter tone میں یہ بات کی تھی، وہ محسوس کر گئی ہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔

محترمہ زرین ریاض: سپیکر صاحب! وہ باہر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، آپ چلی جائیں۔

(قطع کلامیاں اور شور)

وزیر مواصلات و تعمیرات: ہم ان کو جا کرConvince کرتے ہیں اور ان کو واپس لاتے ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان بات کرلے گا، وضاحت کرلے گا۔ شاہ فرمان، شاہ فرمان۔

(شور)

جناب شاہ فرمان(وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات): جناب سپیکر! جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب بات کرتا ہے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! دا خو۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: مفتی جانان صاحب، مجھے، مجھے میڈیا کے پاس جانا ہے، مجھے میڈیا کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: شاہ فرمان! وضاحت کرلیں، اس کے بعد۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: میں نے میڈیا کے پاس جانا ہے، مجھے آپ دو منٹ دیدیں، میں نے میڈیا کے پاس جانا ہے اسلئے کہ میڈیا والے ناراض ہیں، مجھے جناب سپیکر، بولنے دیں کہ ہوا کیا؟ وہ میٹنگ کے دوران۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

محترمہ زرین ریاض: سپیکر صاحب! یہ-----

محترمہ عائشہ نعیم: پہلے ہمیں بات-----

ایک رکن: ہماری بات سنیں جی، یہ-----

جناب سپیکر: دیکھیں میں، میں آپ سے ایک ریکویسٹ، آپ تھوڑا انتظار کریں، بات سنیں اس کے بعد بات کر لینگے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: اچھا میٹنگ کے دوران جو بات ہوئی تھی، وہ جیسے ہمارے اپوزیشن ممبران نے کہا، باقی جو کمیٹی کے اندر جتنے بھی لوگ بیٹھے تھے جنہوں نے اعتراض کیا، اس کے علاوہ اس کمیٹی کے اندر جتنے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جناب سپیکر، (مداخلت) آپ دومنٹ سنیں، اس کمیٹی کے اندر جتنے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، سوائے اس ممبر کے جس نے اعتراض کیا، اس میں سے کسی دوسرے بندے نے اگر یہ کہا کہ میں نے غلط بات کی ہے تو میں معافی مانگنے کو تیار ہوں، جس نے کمپلینٹ کی ہے اس کے علاوہ کوئی بھی ممبر یہ کہے کہ میں نے غلط بات کی ہے تو میں معافی مانگنے کو تیار ہوں اور اگر چیزوں کو Sensitize کرکے واک آؤٹ کی بات ہے تو یہ میں کلیئر کر دوں کہ اگر کسی کے واک آؤٹ سے یہ اسمبلی Dissolve کیوں نہ ہوتی ہو، میں غلط طور پر کسی کو منانے کیلئے نہیں جاؤنگا (تالیاں) جب تک کہ وہ غلط ہے۔ میں میڈیا کے پاس جارہا ہوں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان! ایک منٹ، ایک منٹ، وہ میڈیا کے حوالے سے آپ جارہے ہیں؟

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: جی میں میڈیا والوں کے پاس جارہا ہوں۔

Mr. Speaker: Okay ji.

سابق وزیر قانون، جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (شہید) کو خراج عقیدت

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، ستا سو په میز باندې به پرته وی دا ایجنډا، د اجلاس ایجنډا۔ دیکښې جناب سپیکر صاحب، په چار نمبر باندې دے "مرحوم سردار اسرار اللہ خان گنڈاپور سابق وزیر قانون پارلیمانی امور وانسانی حقوق خیبر پختونخوا کو خراج عقیدت پیش کرنا اور ان پر خودکش دھماکے کے حوالے سے بحث" جناب سپیکر

صاحب، پکار خو دا ده چې دغې ایوان کښې ډیره زیاته سنجیدګي وې ، مونږه نه ډیر یو ښه ملګرے جدا شوے دے او قانوني طور باندې که مونږ دغې اجلاس کښې نورې خبرې کوؤ نو زه وایم چې قانون به هم مونږ ته اجازت نه راکوی خو دې سره سره جناب سپیکر صاحب، دا اسمبلی د یو اقدارو حامله اسمبلی ده، دلته یو روایات او یو براد رانه اصول چلیږی، د یو بل لحاظ ساتلے شي۔ پرون یو دوه بلونه راؤړل، مونږ هیڅ هم اونه وئیل خو مونږ دا حکومت او دا اسمبلی چلول غواړو۔ جناب سپیکر صاحب، پکار دا وه چې زمونږ دا آواز دنیا ته رسیدلے وے ګنې پاکستان ته خو چې زمونږ دا غم والا آواز رسیدلے وے خو جناب سپیکر صاحب، پرون د میډیا ملګری نه وو او نن بیا د میډیا ملګری نشته دے نو زمونږ دا آواز، دا تکلیف، دا درد به دغې دنیا ته او دغې خلقو ته څنګه رسیږی؟ جناب سپیکر صاحب، مړے نه دے شوے ، څه بله داسې لویه واقعه نه ده شوې چې دا خلق به نه راضی کیږی۔ جناب سپیکر صاحب، حکومت ته د وسیع النظرئ نه کار اخستل پکار دی، حکومت ته د عفو او د درګزر نه کار اخستل پکار دی، حکومت به عفو و درګزر کوی خو جناب سپیکر صاحب، زه دا کوم ماحول ګورم، زه دغه ماحول کښې عفو او درګزر نه ګورم۔ پرون ډیټی سپیکر صاحب یو ټیم تشکیل کړو چې تاسو بهر ورشئ او د هغوی سره خبرې وکړئ، لاړلو هغه خلق دننه رانغلل، نن بیا جناب سپیکر صاحب، زه وایم چې دا اجلاس چې په دې باندې د لکهونو ملینونه روپئ د دغې صوبې خرچ کیږی، د کوم مقصد او افادیت د پاره ئے راغوښتے وو، هغه مقصد زه وایم چې پوره کیږی نه۔ زما به ستاسو د دغې عزتمندې کرسئ نه دا ګزارش وی چې بهر هغه کسان د میډیا والا ملګری ناست دی، ور د شی هغوی سره دې خبرې وکړی، هغوی د راوستلے شی چې زمونږ د مظلوم ورور چې کوم شهید شوے دے ، د هغه د غم او د درد دغه آواز دنیا ته د هغوی په ذریعې باندې ورسیږی۔ وآخِرُالدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: شاه فرمان او یوسف ایوب صاحب تلی دی او زه امید لرم چې لږ وخت کښې هغوی راشی او عارف یوسف ورسره تلے دے او زما خیال دے کسان تلی دی او امید دے چې هغوی به راشی۔ زه خو چونکه د سیچویشن نه نه ووم خبر،

اوس تاسو ته پته ده، ډیره افسوناکه واقعه شوې ده او زه هلته حرم کښې ووم چې دا ډیر افسوناک میسج مونږ ته رااورسیدو، هلته په حرم کښې هم چې دے نو چې څومره حاجیان وو، څومره خلق وو، هغوی ډیر په دغه باندې د اسرار الله ګنډاپور شهید د پاره دعاګانې وکړې بلکه هلته کښې یو داسې ماحول جوړ شو، ځکه چې هغه یو ډیر قیمتی سړے وو، ډیر یو Commitment ئے وو، پوهه سړے وو او مونږ حقیقت دے چې د ډیر یو قدردان، ډیر یو درونډ، یو ډیر هوښیار او یو Competent ملګری نه محرومه شوی یو خو مونږ دا وایو چې دا زمونږ وطن کښې یو مشکل روان دے خو دلته چې دا څومره ناست دی، دا ټول لیډرشپ دے، لیډرشپ به د ملک واګی او د ملک دوام په داسې طریقه چلوی چې بهر چا ته دا محسوس نشی چې دا یو لیډرشپ چې دے نو هغه خوفزده شوے دے۔ مونږ د هر قسم د حالاتو مقابله کولے شو، مونږ کښې دا همت او دا طاقت شته چې انشاء الله تعالیٰ د یو غیرتی قوم په حیثیت باندې به مونږ دا خپل ملک د دې Crisis نه اوباسو ان شاءالله تعالیٰ او د اسرار ګنډاپور صاحب د پاره هغه الفاظ نشته او زما خو چونکه چې زه تلم نو زما یو ورځ مخکښې ورسره خبرې شوې وې او زمونږ د ټولې اسمبلئ ټوله کارروائی د هغه په Through چلیدله، خدائے ورله ډیره پوهه ورکړې وه۔ زه چونکه نه ووم نو زه مفتی صاحب ته به دا خواست وکړم چې په شریکه پاځئ او د هغه د پاره بیا یو دعا وکړو چې الله تعالیٰ هغه له هغه ډیر عمر بنائسته کړی۔ مفتی جانان صاحب۔

(اس مرحلہ پر اجتماعی دعا کی گئی)

مفتی سید جانان: او سپیکر صاحب! دا نګهت بی بی او څه ملګری ئے بهر په هغه باندې وتی دی چې څه کسان ورپسې لاړ شی۔ ډپټی سپیکر صاحب د جی ورپسې لاړ شی، ډپټی سپیکر صاحب د ورشی۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: ډپټی سپیکر صاحب! تاسو ورشئ، ډپټی سپیکر صاحب! جاوید نسیم د ځان سره بوځه۔ سورن سنګھ صاحب۔

جناب سورن سنگھ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور): شکریہ، سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں اپنی پوری مینارٹی کی طرف سے ایک عظیم انسان، ایک شفیق دوست، ایک قابل ترین شخصیت جو ہماری اس

اسمبلی کا دل تھا، ہماری اس اسمبلی کی جان تھا، آج وہ ہمیں یہاں پر اکیلے چھوڑ کر اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں، اس کی شہادت پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔اس کرسی کو دیکھ کر ان یادوں کی طرف ہم چلے جاتے ہیں کہ جو دو تین مہینے سے یہاں پر ہم اکٹھے رہے ہیں اور ان تین مہینوں میں اس نے یہاں پر پیار، اتنی محبت، اتنی چاہت اور اتنا وہ ہمیں قریب لیکر آئے کہ آج ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب اسرار اللہ گنڈاپور صاحب صرف نہیں تھے بلکہ ہماری فیملی کے ممبر تھے، آج ہمیں وہ کمی محسوس ہو رہی ہے۔ میں پروردگار سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں جگہ عطا فرمائے، ان کے خاندان کو، پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ میں ان کیلئے یہ ضرور کہونگا کہ:

ے

موت اس کی جس کو زمانہ کرے یاد

موت اس کی جس کو زمانہ کرے یاد

ورنہ دنیا میں لوگ آتے ہیں مرنے کیلئے

ایک عظیم انسان اس دنیا سے رخصت ہو گیا لیکن وہ یہاں پر اپنی میٹھی یادیں آپ کے اور ہمارے دلوں میں چھوڑ گیا۔ ہمیں تمام دوستوں کو اس کی تقلید کرنی چاہیئے کہ ایک ایسا انسان جو ہمیں ایک راستے پر ڈال گیا، سچ اور حقیقت کے راستے پر ڈال گیا، اس کی جو سپیچ ہوتی تھی، وہ بھی سمجھانے والی ہوتی تھی اور دکھ اور درد بھرے الفاظ ہیں میرے پاس اس کیلئے اور کچھ بھی نہیں ہے، صرف میں دل سے دعا کرتا ہوں اور دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر عطا فرمائے اور اس ملک اور اس قوم کو مزید سانحہ اور ایسی شہادتوں سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک میں امن لائے، اللہ تعالیٰ اس صوبے، اس دھرتی اور اس مٹی جو کہ زرخیز مٹی ہے، اس مٹی پر امن وامان لائے۔ بہت شکریہ، بہت مہربانی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ آج یقیناً اس اجلاس کا تیسرا دن ہے اور یہ صرف اور صرف اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے اپوزیشن کی ریکوزیشن پر یہ اجلاس بلایا گیا۔ جناب سپیکر صاحب، اجلاس کے پہلے دن آپ موجود نہیں تھے اور ڈپٹی سپیکر صاحب نے بھی اجلاس کا آغاز آہوں اور سسکیوں میں اور اسی طریقے سے اس ہاؤس کے تمام ممبران نے جس طرح دکھ محسوس کیا اسرار

اللہ گنڈاپور صاحب کی موت کا تو میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً وہ ایک بڑے عظیم شخص تھے لیکن جس طرح خراج تحسین اس ہاؤس نے اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کو پیش کیا، جانا تو ہے، ایک نہ ایک دن ہم سب نے مرنا ہے، موت کا ایک وقت مقرر ہے لیکن یقیناً جس طرح اس ہاؤس کے ممبران نے ایک دکھ محسوس کیا تو ان کے اپنے گھر، کنبہ خاندان اور ان کے حلقے کے لوگوں نے بھی بڑا دکھ محسوس کیا ہوگا تو یہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جن کیلئے کوئی دل دکھتے ہیں، ان کے جانے کے بعد ان کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اسرار اللہ گنڈاپور ایک ایسا خلاء چھوڑ گئے ہیں، نہ صرف اس ہاؤس کیلئے بلکہ پورے صوبے کیلئے۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئیں)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جو شاید اس کے پورا ہونے میں وقت لگے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اس کی پہلی جو کمی محسوس ہوئی ہے، اگر اسرار اللہ گنڈاپور صاحب زندہ ہوتے تو جناب سپیکر صاحب، اس ہاؤس سے کتنی دفعہ پریس کے ساتھیوں نے واک آؤٹ کیا، اس اسمبلی کے ممبران نے واک آؤٹ کیا اور اسرار اللہ گنڈاپور صاحب زندہ ہوتے تو شاید صحافی کل ہی واک آؤٹ ختم کر کے اندر آجاتے، تو آج یہ ان کی جو سب سے پہلی کمی محسوس ہوئی ہے اس ہاؤس کو تو یہ بہت بڑی ان کی یعنی اس دنیا سے جانے کی ایک کمی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب کا شمار ان چند پارلیمنٹیریز میں ہوتا تھا، ہوتا ہے کہ جنہیں یقیناً اس اسمبلی کے قواعد و ضوابط اور آئین پاکستان کے اوپر عبور حاصل تھا، ان میں جماعت اسلامی کے ڈاکٹر یعقوب صاحب اور مرحوم ایوب تنولی صاحب اور جناب عبدالاکبر صاحب اور احمد حسن صاحب، ان میں ان کا شمار ہوتا تھا اور جب وہ اپوزیشن میں تھے تو جناب سپیکر، عبدالاکبر صاحب حکومت کی نمائندگی کرتے تھے اور جب عبدالاکبر صاحب نہیں ہوتے تھے تو اسرار اللہ گنڈاپور صاحب سے سپیکر صاحب کوئی رائے لیتے تھے آئینی اور آج یقیناً ان کی کمی کی وجہ سے اس ہاؤس کو بہت بڑا نقصان ہوا ہے، تو یہ جو ہمارا بھائی ہمیں چھوڑ کر چلا گیا اور آج ہم اس کرسی کی طرف دیکھتے ہیں تو یقیناً بڑا دکھ اور افسوس ہوتا ہے۔ بجٹ اجلاس میں جب دو تین دفعہ اسرار اللہ گنڈاپور صاحب اٹھے تو میں نے ایک سخت بات کہہ دی اور وہ ایسے ملنسار تھے کہ وہ ہمیں یقیناً کبھی سخت بات نہیں کہتے تھے اور ہمیں پارلیمانی آداب سکھانے والا شخص تھا، آج یقیناً اس صوبے کو بہت بڑا نقصان ہوا، تو جناب سپیکر صاحب! یہ کب تک ہوتا رہے گا؟ اس اسمبلی کے تین ممبران جناب فرید خان

صاحب، عمران مہمند صاحب، اس اسمبلی کے جو تین ممبران اسرار اللہ گنڈا پور صاحب سمیت اس اسمبلی میں موجود تھے اور آج وہ نہیں ہیں اور اس سے پہلے جو پچھلی اسمبلی تھی، اس میں بھی اس اسمبلی کے بڑے قیمتی اور معتبر ممبران اسمبلی دہشت گردی کی نذر ہوئے، تو کب تک یہ سلسلہ جناب سپیکر صاحب! چلتا رہے گا؟ سوچنے کی بات تو جناب سپیکر صاحب! یہ ہے کہ کوہاٹی گیٹ کے چرچ کے اوپر حملہ ہوا اور اس میں نہ صرف پاکستان کے اندر بلکہ بیرونی دنیا میں بھی پاکستان کی یقیناً بہت، جو ہمارے عیسائی بھائی اس میں شہید ہوئے، مارے گئے۔۔۔۔۔

جناب فریڈرک عظیم: سردار صاحب! میں نے آپ کو کہا ہے کہ مسیحی کہا کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مسیحی، مسیحی بھائی اور اسی طرح جو سیکرٹریٹ کی بس کے اوپر حملہ ہوا اور بہت سے دھماکے ہوئے، ان میں ہمارے بھائی بہنیں شہید ہوئیں اور یہ بھی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ اس صوبے کی فورسز نے بھی بہت بڑی قربانیاں دیں لیکن جناب سپیکر صاحب، سوچنے کی بات یہ ہے کہ اسرار اللہ گنڈا پور صاحب کے اوپر اس کے حجرے میں حملہ کیا گیا اور دہشت گرد یعنی چل کے حجرے کی طرف گیا، حیرانگی کی بات ہے کہ وہ ایک منسٹر تھا، اس کیبنٹ کا ایک ممبر تھا اور اس کو تحفظ کیوں نہیں فراہم کیا گیا؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے لئے بڑا سوچنے کا مقام ہے۔ ہم یہ کہیں کہ مرکزی حکومت کی یہ ذمہ داری نہیں ہے، یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے، صوبائی حکومت یہ کہے کہ یہ مرکزی حکومت کی ذمہ داری ہے، صوبائی حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے تو پھر صوبے کے لوگ کیا تاثر لیں گے اور یہ خوف وہراس کی جو فضاء پھیل چکی ہے تو میں بحیثیت، مسلم لیگ نواز سے میرا تعلق ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ سب سے زیادہ اس دہشت گردی کو ختم کرنے کیلئے مرکزی گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے اور پھر اس کے بعد جناب سپیکر صاحب، یہ صوبائی حکومت کس مرض کی دوا ہے جناب سپیکر صاحب، کیا صوبائی حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ صوبے کے اندر امن وامان قائم کرنے کیلئے اپنا Role ادا کرے؟ اور یہ بات کہنے کو تو بڑی آسان ہے کہ فلاں کی ذمہ داری نہیں ہے، فلاں کی ذمہ داری ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ گزارش کروں گا اس ہاؤس کے اندر بیٹھے تمام جماعتوں کے ممبران سے کہ اس وقت ہم سب کو مل کے ایک اتحاد اور یکجہتی کا پیغام دینا ہے اور ان لوگوں کا ہم نے مقابلہ کرنا ہے جو نہ مسجدوں کو معاف کرتے ہیں، نہ مندروں کو معاف کرتے

ہیں، نہ چرچ کو معاف کرتے ہیں، نہ کسی غریب کو معاف کرتے ہیں، نہ امیر کو معاف کرتے ہیں۔ مرکزی حکومت نے بالکل اے پی سی کا اجلاس، اگر ذمہ داری محسوس نہیں کی تھی تو اے پی سی کا اجلاس بلانے کی کیا ضرورت تھی؟ اور اس میں تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین نے متفقہ فیصلہ کیا کہ طالبان کے ساتھ مذاکرات کئے جائیں اور مرکزی حکومت نے اس کیلئے ایک Step اٹھایا کہ طالبان کے کمانڈر ملا برادر کو رہا کیا، اب یہ بات یقیناً کرنے کو آسان ہے لیکن اس کے اوپر عمل کرنا مشکل ہے، پھر بھی میں یہ دعوے سے یہ کہتا ہوں کہ اگر ہم سب اکٹھے ہو جائیں، ہم ایک دوسرے کے اوپر الزام لگانے کی بجائے اگر ہم یکجہتی کا مظاہرہ کریں تو ضرور دہشت گردی کا حل ہم نکال سکتے ہیں۔ ہمیں اس صوبے کے لوگوں نے مینڈیٹ دیا ہے اور اسلئے مینڈیٹ دیا ہے کہ ہم ان کو امن، ان کو تحفظ فراہم کریں اور اس بلا سے یہ جس دہشت گردی کی نذر غالباً پچاس ہزار سے زیادہ لوگ ہمارے اس صوبے کے اور اس ملک کے ہوئے تو جناب سپیکر صاحب، جب بھی کوئی دھماکہ ہوتا ہے، جب بھی کوئی جانی نقصان ہوتا ہے تو حکومت تین دن سوگ کا اعلان کر دے یا نامعلوم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کر دے تو اس طرح یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو دہشت گردوں کے اعضاء ملتے ہیں آیا ان کے ڈی این اے ٹیسٹ کئے جاتے ہیں لیبارٹریز میں؟ تو آج تک کسی کے خلاف کوئی مقدمہ بھی درج نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی کارروائی کی گئی، تو جب تک حکومت اس کے اوپر سنجیدگی سے غور نہیں کرے گی، میں نے پچھلے اجلاس میں بھی جس کی دہشت گردی کے حوالے سے اپوزیشن نے ریکویزیشن کی تھی، میں نے یہ تجویز دی تھی کہ اس صوبے کے اندر بڑے قابل، اہل اور ایماندار لوگ ہیں، ان سب لوگوں کی چھانٹی کر کے ایک ایسی فورس تشکیل دی جائے جس کو صرف اور صرف دہشت گردی کیلئے استعمال کیا جائے اور وہ جدید اسلحے سے لیس کی جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کیلئے ایک اچھی پیشرفت ہو گی۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ بھی صوبائی حکومت کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح سندھ کے اندر امن و امان قائم کرنے کیلئے مرکزی اور صوبائی حکومت نے ملکر ایک Step اٹھایا اور اس کی قیادت مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کے حوالے کی اور آج وہاں پہ آپریشن ہونے کی وجہ سے سو فیصد نہیں لیکن امن کی طرف ایک پیشرفت ہوئی اور یہاں پہ بھی صوبائی حکومت کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرے اور آنکھیں بند کر کے مرنے سے بہتر ہے کہ ہم چھاتی نکال کر

اگراس کا مقابلہ کریں تو کسی نہ کسی ریزلٹ کے اوپر ہم پہنچ جائیں گے۔ مذاکرات کا عمل بہت اچھا ہے، تمام سیاسی جماعتوں نے ملکر مذاکرات کیلئے فیصلہ کیا ہے لیکن اگر خدانخواستہ جس طرح کل بھی یہاں پہ چند ذمہ داروں نے بات کی کہ مرکزی حکومت مذاکرات کے اوپر عمل نہیں کر رہی، اللہ کرے مذاکرات کامیاب ہوں اور اگر خدانخواستہ مذاکرات کامیاب نہیں ہوتے تو ہم اسی طرح مار کھاتے رہیں گے، ہمارے صوبے کے بھائی، بہنیں اور بچے اسی طرح دہشت گردی کی نذر ہوتے رہیں گے۔ کیا ہمیں اس کیلئے کوئی منصوبہ بندی یا اس میں کوئی تبدیلی لانا ہوگی یا نہیں لانا ہوگی؟ تو میری یہ گزارش ہے جناب سپیکر صاحب کہ بشمول صوبائی حکومت ہم سب کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے اور حکومت ہر ممکن جو بھی وہ اقدام اٹھائے گی دہشت گردی کو روکنے کیلئے، ہم اپوزیشن اس کیلئے بھرپور ان کا ساتھ دیں گے، تعاون کریں گے۔

جناب سپیکر: ثوبیہ شاہد۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: السلام علیکم! اعوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کو حج کی مبارکباد ہم اپنی اپوزیشن کی طرف سے پیش کرتے ہیں، آپ کو حج مبارک ہو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اور اسرار گنڈاپور صاحب کی شہادت پر ہمیں بہت ہی افسوس ہے اور وہ ہمارے ایک ایسے پارلیمنٹیرین تھے خاصکر پی ٹی آئی کیلئے اور اس کے ایم پی ایز کیلئے جن سے ہم کچھ سیکھ سکتے تھے کہ پارلیمنٹیرین کیا ہوتا ہے؟ اس کا بیٹھنا، اس کا بولنا ان سب کیلئے ایک سبق تھا کہ یہ لوگ کچھ سیکھ جاتے لیکن آپ لوگوں کی قسمت میں یہ نہیں تھا میرے خیال سے۔ دوسری بات ہمیں اس کی بہت زیادہ کمی Feel ہو رہی تھی، آج بھی کل بھی Feel ہو رہی ہے جیسا کہ پریس والوں کو کوئی اس کے پیچھے نہیں جا رہا، اس پہ کوئی بات نہیں کر رہے، اگر اسرار صاحب ہوتے تو وہ جاتے اور سب کی قدر اور عزت کرتے، وہ ہر بات کو مصلحت سے حل کرتے تھے اور اس میں جو بات تھی، ایک پارلیمنٹیرین کا بیٹھنا، اس کا اٹھنا، اس کا بولنا، ہر ایک بندے کو اس نے Concentration دی تھی، وہ ایک پوری تیاری کے ساتھ ادھر آتے تھے، پوری تیاری کے ساتھ ادھر آتے تھے اور ہر بندے کو اس کے سوال کے مطابق جواب دیتے تھے، ہر بات پہ غور

کرتے، کوئی فضول بات اس کے منہ سے کبھی بھی نہیں نکلی، کسی کو بھی اس نے خفا نہیں کیا اور سب اس کے بارے میں بول رہے ہیں اور میرے خیال سے ہمارے اپوزیشن والوں کو بھی اور سب کو دیکھ کے اس سے سیکھنا چاہیئے تھا اور ابھی بھی اس کو دیکھ کے سب کو سیکھنا چاہیئے۔ باقی یہ سب بات کر رہے ہیں، اللہ اس کو بخشے، جنت نصیب کرے، ابھی وہ Past بن چکا ہے ہمارا، ابھی ہمیں Future کے بارے میں سوچنا ہے، ادھر جو یہ ممبران بیٹھے ہیں، 124 ہیں کہ میرے خیال سے 124 نہیں ہیں 99 ہیں، 99 جو ہیں اور باقی 12 عورتیں ہیں کیونکہ وہ آدھی ہیں، ٹھیک ہے 99 جو ہیں 99 حلقوں سے 50 ہزار بندوں کا یہ دانشور بندہ اپنے حلقہ سے ادھر آیا ہوا ہے، وہ اسلئے آیا ہے کہ یہ ایک مجلس شوریٰ ہے اور اس مجلس شوریٰ میں یہ نہیں ہے کہ ایک دوسرے کے اوپر نکتہ چینی کریں، * + + + + +، + + + +، + + +،+ + + +؟ + + + + + + + + + +، + + + + +، + + + + + + + + + + + +؟ صرف سارا وقت Past میں بولتے ہیں، کسی نے بھی Future کے بارے میں نہیں سوچا۔ * + + + + + + + + +، + + + +؟ + + + + + + + + +؟ + + + + + + + + + + + + + + + +؟ آپ لوگ دنیا کے کسی بھی کونے میں جائیں، آپ کو ایک حیثیت ملے گی۔ جو یہ ممبر شپ آف دی پراونشل اسمبلی، یہ مال، دولت، جائیداد، خاندان، کسی چیز سے نہیں ملتی، یہ ایک عزت ہے اور خاصکر پی ٹی آئی والوں کو تو، * +، + + + + + + + + + + +۔ (تالیاں) + + + + + + + + + + + + + + + + + + +، + +، + + + + + +، + + + + + + + + + + + + + + + +؟ + + + + +، + + +، + + + +، + + + + + +؟ + + + + + + + + +،+ + + + + +، + + + + + + + + +، + + + + + + + + + + +، + + + + + + + + + + + + + +؟ + + + + + + + + + + + + +؟۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا میری بہن!۔۔۔۔۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> نہیں سپیکر، ہم لوگوں کی۔۔۔۔۔

---

*بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آمنہ سردار، میری آمنہ سردار سے ریکویسٹ ہے کہ وہ بات کریں اور مطلب اس کو حذف کریں، یہ جو بعض الفاظ غیر پارلیمانی ہیں، اس کو حذف کریں۔ منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تهینک یو ، سر۔ جناب سپیکر ، یقینی خبره ده چې دا اجلاس د گنډاپور صاحب په یاد کښې راغوښتے شوے دے۔ گنډا پور صاحب یو پینځه کاله مخکښې دلته په دې کرسئ باندې به ما سره نزدے ناست وو او دے هغه کرسئ ته لاړلو نو دا به ما بار بار د ده سره دا خبره کوله چې گنډاپور صاحب! ته په حکومت کښې ښکلے نه ښکارې، ته هلته په اپوزیشن کښې ښنگه مخکښې وې نو راشه مونږ سره په اپوزیشن کښې کښېنه۔ زه نن په دې موقع باندې د گنډاپور صاحب د اخلاقو او د ده چې کوم یو حیثیت وو، یقینی خبره ده چې دے د کلاچی اوسیدنکے وو جی او خاندانی لحاظ سره هم د سردار فیملی نه وو خو په دغه انسان کښې چرته هغه سرداری چې کوم تکبر وو، کوم غرور د یو سردار په ذهن کښې او په سوچ کښې وی، په دغه انسان کښې ما چرته د سردارئ سوچ او فکر ما ونه لیدو۔ د ده ملاویدل هر سړی سره، او افسوس ما ته په دې باندې راځی جی چې د ده والد صاحب چې د دې صوبې وزیر اعلیٰ هم پاتې شوے دے او څه گنډاپور صاحب د خپل خواهش او په خپل بچی باندې هم نام دوئ دا عنایت الله خان نام ایښے وو، سردار عنایت الله خان گنډاپور چې هغه بچی باندې ئے نوم ایښے دے نو د ده په ذهن کښې کوم کوم سوچونه وو، کوم کوم فکرونه به وو، لکه پرون سردار حسین بابک صاحب هم دا خبره وکړه چې سردار صاحب گنډاپور صاحب به دلته ما ته راغلو او ما ته به ئے دا خبره کوله چې ته لږ طالبانو پسې دومره خبرې مه کوه، نو سردار بابک صاحب خو نن دا دے ژوندے دے خو جناب سپیکر صاحب، د زندگئ او د مرگ دا چا ته هم پته نه لگی چې زه به په کومه خاوره مرم او زما مرگ به په کوم ځائې کښې وی او زه خاصکر دا تاسو چې دې اسمبلئ ته کومه خبره وکړه چې دا کسان چې کوم د دې اسمبلئ نه ځی روان دی، مونږ به خپلې حوصلې یقینی خبره ده، مونږ به خپلې حوصلې هغسې مضبوطې ساتو، د مرگ نه خاصکر بیا مسلمان، د مرگ نه کم از کم یریدل دا د مسلمان کار نه دے چې دے د مرگ نه ویرېږی۔ زما په علاقه کښې هم څو ځلې د دې دهماکو سره زمونږ مخ شوے دے خو د مرگ ټائم، د مرگ وخت

مقرر دے جی۔ نن افسوس دے په گنډاپور صاحب باندې خو دې دنیا نه ډیر غټ غټ کسان تلی دی او دا د دنیا پهیه هم هغسې روانه ده۔ زما هم د خپلې اسمبلئ ملگرو ته هم دا یو پیغام دے چې مونږ د په دې باندې بحث نه کوؤ چې آیا دا د مرکز خبره ده یا دا د صوبې خبره ده او جناب سپیکر صاحب، زه دا هم یو خبره کوم چې د دغې صوبې کسان، د دغې صوبې عوام ته زه داد ورکوم چې کومې قربانیانې د دې صوبې کسانو، کومو پښتنو د دې صوبې کسانو کومې قربانیانې ورکړې دی، په پنجاب کښې صرف په یو ورځ یا په یوه شپه کښې چرته کریکر چې یو څو دهماکې وشوې نو زمونږ په هغه ټائم کښې لیډرشپ دا خبره وکړه چې طالبانو! دا ستاسو او زمونږ سوچ، دا ستاسو او زمونږ نظریه خو یوه ده خو زه د دې صوبې کسانو ته جناب سپیکر صاحب، دا کسان ان شاء الله تعالیٰ هر آزمائش باندې به ان شاء الله تیار وی او خدائے د وکړی، عوام هم دا نه غواړی چې یره د دې کسانو سره روغه وشی او دا جنگ چې دے، بلکه زه دا هم وایم چې دا جنگ د طالبانو سره تر هغه پورې ختم کیدے نشی چې څومره پورې په دې افغانستان کښې جنگ لگیا وی، دا د څوک سوچ هم نه کوی چې څومره په دې زمکې دا یهودی نسل موجود وی، دا گنده وینه چې په دې زمکې باندې په دې افغانستان کښې موجوده وی، دا جنگ به جاری وی خو بهرحال مونږ به خپل ملگری، خپل کسان دې شی ته تیاروؤ، زه هم طالبانو ته دا خبره کوم چې دا کومې دهماکې تاسو په دې مارکیټونو کښې، په جماتونو کښې کوئ، د دې نه تا ته کوم شے حاصلیږی، آیا په دغه دهماکو باندې ته زما دا امریکه د یهودی نسل خوشحالوې چې مسلمانان په خپل مینځ کښې لگیا دی او یو بل قتل کوی؟ جناب سپیکر، مونږ د دې اسمبلئ که هغه گنډاپور صاحب دے، سبا منورخان کیدے شی، سبا بل دوست هم کیدے شی خو مونږ به ان شاء الله تعالیٰ دا مشن او دا نن چې دا دواړه دی، دا ټول پاکستان څلور واړه صوبو دا چې کوم د ډائیلاگ او دا خبرې شروع دی، په دې باندې مونږ د خپلې پارټی لیډرز ته هم دا درخواست کوؤ چې د اخباری بیاناتو نه او د ټی وی ټاک نه په دې باندې دومره چې کوم نن په دا ټی وی او په میډیا باندې ډائیلاگ لگیا دی، دا ډیر Sensitive topic دے، زما به هغوی ته هم دا ریکویسټ وی چې دا ډائیلاگ او

بل زه د خپل مشر جناب مولانا فضل الرحمان صاحب ته هم، چې هغه بار بار په دې باندې خپل کوششونه کړی دی او نن هم هغه تیار دے ، هغه سره یو فورم هم شته دے په ټرائبل ایریا کښې چې ځومره کسان دی، که هغه ټرائبل ملکانان دی یا که هغه عالمان صاحبان دی، هغوی خپل ځان وقف کړے دے چې مونږ دې ته تیار یو، زه مزید په دې باندې صرف دې ګنډاپور صاحب ته، الله د دوئ ته جنت الفردوس ورکړی او ان شاء الله تعالیٰ په دغه اسمبلئ کښې به مونږ کوشش کوؤ چې یره بهئ د ګنډاپور صاحب غوندې بل هم داسې کس پیدا شي چې هغه که د پی ټی آئی د طرف نه وی او که هغه د اپوزیشن د طرف نه وی ان شاء الله تعالیٰ دې اسمبلئ ته مونږ داسې کمے نه ورکوؤ چې یره بهئ هغه ځوک محسوس کړی چې نن سردار ګنډاپور صاحب نشته دے نو د دې اسمبلئ اهمیت ختم شو، نو ان شاء الله تعالیٰ زه په اخره کښې ستاسو ډیره شکریه ادا کوم او ستاسو د حج نه په راتګ مبارکی هم درکوم چې الله تعالیٰ د ستاسو حج قبول کړی۔

Thank you so much.

جناب سپیکر: مهربانی، مهربانی۔ د مونځ وقفه به وکړو جی او د وقفې نه پس به ان شاء الله باقی اجلاس کوؤ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ لوگ آجائیں نا، آپ کس کو بات کریں گے؟

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں ایک ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا، بسم اللہ کہہ دیں جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر صاحب، یہ ایک ایسا محترم ہاؤس ہے کہ جہاں پر ہم سب لوگ، MPAs colleagues ہم لوگ بیٹھے ہوتے ہیں اور جناب، جہاں پہ ہم لوگ چائے پی رہے ہوتے ہیں وہاں پہ ظاہر ہے آپ بیٹھے ہوتے ہیں، ہمارے وزراء بیٹھے ہوتے ہیں، اپوزیشن کے یہ جو ہمارے

لیڈر صاحبان ہیں، پارلیمانی لیڈر صاحبان ہیں، یہ بیٹھے ہوتے ہیں تو میں ان سب سے یہ ریکویسٹ کرتی ہوں، ایک تو یعنی حالات ایسے ہیں کہ اگر یہ اپنے ساتھ جو مہمان لیکر آتے ہیں تو اگر ان مہمانوں میں کمی کر دیں تو یہ (مداخلت) نہیں لیکن میں اسلئے بتا رہی تھی، ابھی تک نہیں ہوا نا کہ اگر، لیکن میں بتانا چاہتی ہوں سب کو کہ ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: بالکل یہ چونکہ فلور پہ بات آئی ہے اور میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ ایم پی اے صاحبان خود بھی، اگر ان کے ساتھ کوئی مہمان آتے ہیں تو اس کیلئے ایک متبادل جگہ ہے، وہاں بیٹھیں تاکہ ایم پی ایز اگر آپس میں کوئی بات کریں، اگر کوئی ایسا ایشو ہو تو ان کیلئے آسانی ہو، تو میں نے ضروری انسٹرکشنز اس کیلئے جاری کی ہوئی ہیں اس کے متعلق۔ اچھا ارباب اکبر حیات صاحب۔

<u>ارباب اکبر حیات</u>: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ نن د دې اجلاس دریمه ورځ ده او دا اجلاس مونږ د خپل ورور شهید اسرارالله گنډاپور صاحب په یاد کښې راغوښتے وو۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ څه روایات دی چې کله مونږ کښې غم وشی نو مونږ کوشش کوؤ چې جنازې له ځان ورسوؤ خو چې جنازې له لاړ نشو نو بیا وایو څه دویمې ته به لاړ شو او دریمې له خو خامخا بیا مونږ ورځو ځکه چې دا هغه اخری ناسته وی۔ زمونږ د دې ریکوزیشن هم زما خیال دے اخری ورځ ده او زما دا خیال وو، زما دا سوچ وو چې نن خو به جناب وزیر اعلیٰ صاحب خامخا راځی او په دې غمرازئ کښې به مونږ سره شریکیږی خو چونکه زما په خیال د دې غم نه هغه بل څه مسئله به ډیره ضروری وه ځکه هغه نن دلته موجود نه دے۔ جناب سپیکر صاحب، مونږ د یو داسې شخصیت نه محرومه شو چې هغه له زه د استاد درجه ورکړم نو غلطه به نه وی ځکه چې زمونږ سینیئر وو او زه چې کله دې اسمبلئ ته رانننوتم نو وړومبئ زمونږ رابطه، زمونږ مصافحه، زمونږه خبرې اترې هم د دې هستئ سره شوې وې او ده به همیشه دا خبره کوله چې تاسو نوی راغلی یئ نو تاسو به ایزدکړه کوئ دلته، تاسو به د جذباتو نه کار نه اخلئ ځکه چې دا یو داسې فورم دے چې دلته ستاسو د خلې نه وتے هریو لفظ ریکارډ کیږی او داسې نه وی چې هغه لفظ ستاسو د خلې نه داسې انداز کښې اوځی چې ستاسو هغه

کومه ترجمانی ده، د هغې صحیح عکاسی اونشی نو همیشه په سلیکټ کمیټۍ کښې هم مونږ سره وو او په سلیکټ کمیټۍ کښې به د هغه دا خپل یو انداز وو د مذاق کولو هم، خو هغې کښې به هم یو سبق مونږ ته راکولو چې یره تاسو که مذاق هم کوئ نو یو دائرې کښې دننه کوئ خو په هغه مذاق کښې تاسو د یو بل احترام هم کوئ۔ ډیر احتراماً سړے وو، ډیر نفیس انسان وو او زمونږ د پاره ډکشنری وه ځکه چې عبور ئے حاصل وو په قانون باندې هم او همیشه چې به مونږ سره په کمیټۍ کښې ناست وو، یو دوه کمیټو کښې زمونږ ناسته شوې وه نو همیشه به د ده خبرې، دا پازیټیو خبرې به وې او هغه خبرې به وې چې به ئے پکښې د ډیویلپ کولو کوشش کولو، هغه خپله فیصله به ئے Consensus په چا باندېImplement کوله نه خو افسوس چې هغه ظالمانو نن زمونږ د اسمبلۍ غړے، یو دومره نفیس انسان هغه زمونږ نه جدا کړلو۔ جناب سپیکر صاحب، که مونږ د دې ډیر هم مذمت وکړو، ډیر زیات مذمت وکړو دا به کم وی۔ تاسو خو نه وئ په حج کښې وئ جناب سپیکر صاحب! خو چې کله مونږ اجلاس رااوغوښتلو او د اجلاس په ورځ باندې د جناب ډپټی سپیکر صاحب سره دا څومره ارکان اسمبلی وو، دوئ چې په کوم انداز کښې هغوی ته خراج عقیدت پیش کړو او بیا چې کومه غمرازی او د دوئ د سترګو نه هغه کومې اوښکې دا د دې خبرې عکاسی وه چې د دوئ سره د ټولو ډیر لګاؤ، مینه او محبت وو ورسره۔ جناب سپیکر صاحب، مونږ به ترکومه پورې دا لاشونه په خپلو اوږو باندې وړو، مونږ به ترکومه انتظار کوؤ چې زمونږ حالات به ټهیک کیږی او مونږ به په دې خپله ښکلې خیبر پختونخوا کښې امن اووینو؟ مونږ خو دې اسمبلۍ ته د دې د پاره راغلی یو چې مونږ د خپل قوم نمائندګی وکړو۔ نن دلته په دې فلور باندې څوک دا وائی دا د مرکز مسئله ده، څوک وائی دا د صوبې مسئله ده، زه وایم که د مرکز مسئله ده او که د صوبې مسئله ده یا هغوی ذمه واری نه اخلی یا ئے دوئ ذمه واری نه اخلی نو دا دې قوم سره زیاتے دے، بحیثیت د 124 ممبرانو مونږ هغه خپل د دې غونډ خیبر پختونخوا نمائندګی کوؤ، پکار دا ده چې مونږ خپله یو کمیټی جوړه کړو او کله چې د اصلاح خبره وی، د جرګې خبره وی او پکښې وړاندې شې نو الله پاک وائی چې یو ته ئے نو دویم درسره زه شم نو که

مونږه روغ نیتئ سره او ښه نیت سره دیکښې یو ګام وچت کړلو نو الله پاک به پکښې برکت واچوی او زه خو وایم داسې مرګ کوم چې د شهادت مرګ دے، وائی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ، مونږ ټول به دا ګوټ تیروؤ، مونږ به دې دنیا فانی نه ځو خو پروردګار چې کوم د شهادت مرګ زمونږ دې ورور له ورکړو نو د دې د پاره به زه، هغه شاعران وائی:

چې ته پیدا شوې تا ژړل خلقو خندل

او داسې مړ شوې ته چې خاندې خلق ژاړی

نو هغه له الله پاک داسې درجه ورکړه چې هغه هغلته اعلیٰ مقام باندې دے او دلته ئے مونږ ټول ژړونکی کړو، ټوله فضاء ئے افسرده کړې ده۔ جناب سپیکر صاحب، نن د دې اسرارالله ګنډاپور صاحب کونډه به هم دا سوال کوی چې زما دا خاوند په کوم ګناه کښې لاړو، دې ولې شهید کړے شو؟ آیا د ده ګناه دا وه چې ده د قوم خدمت کولو، د ده ګناه دا وه چې دا یو ښه انسان وو، د ده ګناه دا وه چې دے په دې خیبر پختونخوا کښې د امن خواهشمند وو نو ځکه دے شهید کړے شو؟ مونږ سره د دې جواب نشته جناب سپیکرصاحب، د دې جواب به څوک هغوی له ورکوی؟ دا ذمه واری یواځې د مرکز او د صوبې نه ده، دا زمونږ د ټولو ذمه داری ده، بحیثیت د یو انسان زمونږ ذمه داری ده، بحیثیت د مسلمان زمونږ ذمه داری ده، بحیثیت د خیبر پختونخوا د یو غړی زمونږ ذمه داری ده جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، د دوئ هغه زخمونه، ما ته پته ده مونږ ته اندازه کیږی او دا غم ډیر په مشکله سره د خلقو نه هیریږی ځکه چې زما خپل یو ورور هغه هم ناظم وو، هغه هم ځوان وو، هغه هم دغه رنګ شهید کړے شوے وو نو مونږ به چې سوچ کولو نو چې کله دا واقعه وشوه نو مونږ ته هغه رامخکښې شو، مونږ وایو چې د ده د هغه ورور به څه پوزیشن وی، د ده د دغه بچو به څه حال وی، د ده د هغه ورور به څه حال وی، د ده د هغه ښځې به څه حال وی؟ نو مونږ په دې نتیجه ورسیدو چې جناب سپیکر صاحب، د دې غم او د دې غمرازئ مونږ چې کوم سوچ کوؤ، پکار ده چې مونږ په دې کرسئ باندې یو داسې سړے کښینوؤ چې کوم هغه سره کم ازکم د هغه د شان یعنی د هغه هومره قابل انسان وی چې مونږ وایو چې واقعی ده زمونږ په اسمبلئ کښې که هغه

لاړلو نو د هغه بل ورور مونږ ته راغلو۔ جناب سپیکر صاحب، اللہ د د دوئ شهادت قبول کړی او نن اخری ورځ ده، زما په خیال مونږ هغه خبره وکړو چې دریمه ئے ده، زمونږ د خپل د دې ایوان په کور کښې د هغه نن دریمه وه، اخری ورځ وه او ما خو وئیل چې ټول منسټران به هم دلته موجود وی، وزیر اعلیٰ صاحب به هم موجود وی ځکه چې اخری دعا به مونږ کوؤ خو بیا هم زه ګورم نو دا سیټونه ډیر خالی دی او دا لمحه فکریه ده۔ جناب سپیکر صاحب، که نن دوئ سره دا کار وشو، سبا ما سره هم کیدے شی، سبا نورو ملګرو سره هم دا کیدے شی نو د غم په دې ګهړئ کښې نور مونږ هیڅ هم نشو کولے خو کم از کم دا میسج د هغوی کور والا ته چې ځی، چې هغوی دا محسوسوی چې واقعی په دې اسمبلئ کښې هر یو ناست ممبر د دوئ سره په غم کښې برابر شریک دے۔ اللہ د ده له د ده درجات بلند کړی او دوئ ته د اعلیٰ مقام ورکړی په جنت کښې۔
وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم اما بعد بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آج اجلاس کا تیسرا روز ہے اور یہ اجلاس اسرار اللہ خان گنڈاپور کیلئے اس کی ریکوزیشن کی گئی تھی۔ جناب سپیکر، اسرار اللہ خان گنڈاپور (مرحوم) شہید، وہ ایک انتہائی ذمہ دار اور ایک سنجیدہ پارلیمنٹرین تھے اور ہم سے بھی وہ سینیئر پارلیمنٹرین تھے اور اس نے جو کردار ادا کیا ہے، وہ اسمبلی کیلئے بھی اور جمہوریت کیلئے بھی، وہ قابل ستائش ہے، مستحسن اس نے کردار ادا کیا ہے جتنا بھی عرصہ اس نے اسمبلی میں گزارا ہے۔ یہ تیسرا Tenure تھا جو آئے اس میں اور جناب سپیکر، ایک Committed شخصیت تھے اور ایک اچھے دوست تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ جہاں اس کے اپنے پورے علاقے کو اس کی وجہ جو نقصان پہنچا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اس اسمبلی کو، ہماری اس حکومت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور جناب سپیکر، ہم اس کی جتنی بھی مذمت کریں، وہ کم ہے اور اس قسم کے واقعات ظاہر ہے انسانی فطرت ہے کہ جب وہ آپ کے قریب ہو گا تو وہ احساس گہرا ہو گا، اگر وہ اسمبلی کا ممبر تھا تو ہمارے اسمبلی ممبران کیلئے وہ احساس گہرا احساس ہوا ہے، اس کے جانے کا ہوا ہے اور جو دکھ ہوا ہے، دکھ کا وہ احساس گہرا

ہے اور ظاہر بات ہے کہ ان کے جو پسماندگان ہیں اور ان کی جو فیملی ہے، ظاہر ہے وہ ان کے اور بھی قریب ہے تو وہ دکھ کا احساس مزید گہرا ہوتا ہے۔ جناب سپیکر، ہم ایک اچھے پارلیمنٹرین سے محروم ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا فرمائے، ان کے درجات بلند کرے لیکن جناب سپیکر، ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ ہم کب تک یہ مذمت کریں گے، کب تک ہم یہاں پہ بم دھماکوں کے حوالے سے انتظار کریں گے کہ مزید دھماکہ کب ہوتا ہے اور پھر لوگ اس میں شہید ہونگے اور پھر اس پہ ہم بات کرینگے اور پھر ہم تعزیتی اجلاس بلائیں گے اور اس پر باتیں ہونگی۔ جناب سپیکر، ہم نے بھی بہت باتیں کی ہیں اس دورانیے میں جب سے ہمارا یہ نیا Tenure شروع ہوا ہے اور دہشت گردی کے حوالے سے جو بم دھماکے ہوئے سکولوں پر، جو ہمارے تعلیمی اداروں پر، اور Public places پر اور سیکورٹی فورسز پر اور آئے روز ہوتے رہتے ہیں اور جو واقعہ میرے خیال میں اسرار اللہ خان گنڈا پور کے ہاں ہوا تھا، اس کے بعد بھی سیکورٹی فورسز پر حملہ ہوا ہے اور وہ واقعات رونما ہوتے رہے ہیں، اور اس سے پہلے بھی جو بم دھماکے ہوئے اور جس پہ لوگوں نے لاشیں اٹھائی ہیں اپنے عزیزوں کی اور اپنے کندوں پر اور اپنے ہاتھوں پر وہ جو لاشیں اٹھائی ہیں، جس کرب سے یہ عوام گزرتے ہیں اور جو خوف کا احساس آج عوام کے چہروں پر نظر آتا ہے جناب سپیکر، اس کیلئے ہمیں سوچنا ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہم یہ احساس، امن کا احساس ہم کیسے قوم کے چہروں پر دیکھ سکیں گے اور ہم یہ احساس کس طریقے دلا سکتے ہیں جناب سپیکر اور جناب سپیکر، پہلے بھی ہم کہتے رہے ہیں، عشرہ ہو گیا ہے کہ ہم دہشت گردی کی جنگ میں، ہمارا ملک اس دہشت گردی کی جنگ میں شامل ہے، اس کا صفحہ اول کا کردار ادا کر رہا ہے اور پہلے دن سے بھی جے یو آئی کا مؤقف تھا کہ ہمیں راستہ مذاکرات کا اختیار کرنا ہو گا، اس جنگ سے دہشت گردی ختم نہیں ہو گی اور نتائج کے اعتبار سے جناب سپیکر، آپ دیکھیں کہ آپ آج موازنہ کریں اس بات کا کہ آیا ہم نے دہشت گردی بڑھائی ہے یا اس کو کم کیا ہے، اس ملک کے حوالے سے جو ہماری پالیسیاں تھیں، کیا ان پالیسیوں کی وجہ سے ہم نے دہشت گردی کی جنگ کو بڑھا وا دیا ہے یا اس کو کم کیا ہے؟ کیا وہ واقعات ہم نے کم کر دیئے یا اس میں اضافہ ہوا ہے جناب سپیکر؟ اور جناب سپیکر، اگر اضافہ ہوا ہے تو پھر بیٹھنا پڑے گا، اس مؤقف کو ماننا پڑے گا، آج پوری دنیا اس مؤقف کو ماننے پر ہے کہ ہمیں مذاکرات کا راستہ اختیار کرنا ہے۔ آج امریکہ افغانستان میں بیٹھ کر مذاکرات کی کوشش کر رہا ہے کہ

مذاکرات ہوں اور مذاکرات کے ذریعے اس مسئلے کو ہم حل کریں اور اس مؤقف کو آج پوری دنیا تسلیم کرتی ہے کہ ہم مذاکرات کے ذریعے اس عمل کو اور جو کچھ اس خطے میں ہو رہا ہے، اس کو ہم کس طریقے سے ختم کر سکتے ہیں اور جناب سپیکر، آپ دیکھ رہے ہیں قطر میں بھی طالبان کو دفتر کی اجازت دی گئی تاکہ امریکہ اس کے ساتھ مذاکرات کر سکے اور آئے روز مذاکرات کی بات آپ میڈیا پہ سنتے رہتے ہیں کہ مذاکرات کا عمل جاری ہے اور اس پر بات چیت ہو رہی ہے کہ ہم افغانستان میں اس مسئلے کا حل نکالیں۔ جناب سپیکر، ان مذاکرات کے حوالے سے یہ اختیار ہمیں کیوں حاصل نہیں کہ ہم سیاسی طور پر ڈائیلاگ کر سکیں؟ اور جناب سپیکر، اس پر جتنی کوششیں ہوئی ہیں، وہ آپ کے سامنے ہیں اور پچھلے تقریباً ایک سال سے اور اس سے پہلے بھی کوشش ہوتی رہی ہے لیکن باقاعدہ طور پر جو ایک سال، ڈیڑھ سال سے یہ مسلسل کوششیں جاری رہیں اور اس پورے علاقے، اس پورے خطے کے لوگوں کو جو وہاں کو Represent کرتے ہیں ان لوگوں کو، چاہے اس میں صحافی ہیں، وکلاء ہیں، وہاں کے ملکان تھے، وہاں کے دوسرے علماء، دوسرے لوگ، اس کمیونٹی کے لوگوں کو لیا گیا اور اس پورے ٹرائبل ایریا کو، اس کے ملکان کو، ان کے نمائندگان کو، سات ہزار کے لوگوں کو اکٹھا کیا گیا، اس پر بات چیت کیلئے اور مذاکرات کا ایک لائحہ عمل طے ہوا جناب سپیکر اور چلتے چلتے اس میں الیکشن آنا اور اس کے بعد کے حالات آپ کے سامنے ہیں کہ وہ مذاکرات وہاں پر ختم ہو گئے لیکن میں سمجھتا ہوں جناب سپیکر کہ یہ ضروری نہیں کہ ہماری مرکزی حکومت اس مذاکرات کو شروع کرے اور وہ مذاکرات کرے بلکہ ہمیں ایک پارٹی کی حیثیت سے، آج آپ کی پی ٹی آئی اس وقت حکومت کر رہی ہے اور اس صوبے میں حکومت کر رہی ہے جس صوبے میں یہ معاملات چل رہے ہیں تو جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ یہ مذاکرات کا Initiative لے لینا چاہیئے اور یہ چونکہ ہمارا مسئلہ ہے تو اس کو ہم نے ہی سنجیدگی سے دیکھنا ہے اور سنجیدگی سے اس پر سوچنا ہے کہ ہم مذاکرات کا راستہ کیسے اختیار کر سکتے ہیں اور ہم اپنے ان حالات کو کیسے تبدیل کر سکتے ہیں، ہم اپنے لوگوں کو، اپنی قوم کو، اپنے صوبے کو امن کس طرح دے سکتے ہیں؟ اس کیلئے سوچ بچار ہونا ضروری ہے، یہ نہیں کہ ہم کل کیلئے انتظار کریں کہ ایک اور اسرار اللہ خان جیسا واقعہ ہو گا اور جناب سپیکر، اس بات کے دوران میں ایک بات اور بھی کرتا چلوں جو Security lapse کے حوالے سے ہے اور یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اور حکومت کا ایک ذمہ دار منسٹر جو ہے، وہ کہتا

ہے کہ ہم نے سیکورٹی اسلئے نہیں دی کہ ہم وی آئی پی کلچر کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر، وی آئی پی کلچر اور سیکورٹی کا آسمان زمین کا فرق ہے، اس بات میں کہ سیکورٹی دینا یہ ذمہ داری ہے حکومت کی، ایک عام آدمی کو سیکورٹی دینا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے چہ جائیکہ اس کا لاء منسٹر ہو، پارلیمنٹری آفیئرز کا منسٹر ہو اور اس کو سیکورٹی دی، ایک سپاہی دروازے پر کھڑا تھا، ایک سپاہی، اور باقی وہاں کوئی سیکورٹی نہیں تھی۔ جناب سپیکر، کم از کم اپنے حکومتی جو منسٹرز ہیں، جس کو آپ نے ایک رتبہ دیا، آپ نے اس کو منسٹر بنایا، اگر آپ اس کو سیکورٹی نہیں دے سکیں گے تو پھر صوبائی حکومت چلے گی کیسے؟ تو جناب سپیکر، یہ تو ذمہ داری ہے ایک عام آدمی کو بھی سیکورٹی دینا، یہ ذمہ داری ہے حکومت کی۔ جناب سپیکر، میں واپس اس بات پہ آتا ہوں کہ ہمیں اس پہ سنجیدگی سے سوچنا پڑے گا، ہم اس مسئلے میں آپ کا ساتھ دے رہے ہیں کہ اس مسئلے کا حل ڈھونڈا جائے، یہ ہم سب کا مسئلہ ہے امن کا، یہ امن ہمارے صوبے کی ضرورت ہے اور یہ ہماری قوم کی ضرورت ہے اور ہمیں اس مشکل سے اس قوم کو نکالنا ہے اور جناب سپیکر، ہم روز ایک نئی فورس کا قیام تو کر رہے ہیں، اس کے بچاؤ کیلئے ہم نے یہ فورسز بنائی ہیں، اس کے مقابلے کیلئے ہم نے یہ فورسز بنائی ہیں جناب سپیکر، یہ تو ہم کر رہے ہیں، ٹھیک ہے ایک حکومتی عمل ہے اور اس میں اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں ان چیزوں کی ضرورت ہے اور اس سے ہم ان کو جو واقعات رونما ہو رہے ہیں اور قابل مذمت جو واقعات رونما ہو رہے ہیں، اس کی روک تھام کیلئے اگر ہم یہ سب کریں، یہ ان کی ضرورت ہے، ٹھیک ہے ان کی ضرورت ہے لیکن جناب سپیکر، اب بنیاد تک کون جائے گا، اس بنیادی مسئلے کو کون حل کریگا، یہ ذمہ داری کس کی ہوگی؟ جناب سپیکر، آج ہماری یہاں اسمبلی ہے اور یہاں پہ ہمارے سارے ذمہ دار ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، پورے صوبے سے اس کی نمائندگی کر رہے ہیں تو یہ ہم سب کی ذمہ داری بنتی ہے اور 'سپیشلی' حکومت کی کہ ہم اس مسئلے کو کس طریقے سے حل کریں، اس کا حل ہم نے کیسے نکالنا ہے اور کیا ہم اس دہشت گردی کی جنگ سے اپنے آپ کو نکال سکتے ہیں جس کا خمیازہ آج ہم ان کی پالیسیوں کی وجہ سے بھگت رہے ہیں؟ ان پالیسیوں کو کیا ہم اپنے اس صوبے کے حوالے سے تبدیل کر سکتے ہیں، کیا ہم اپنی حکمت عملی خود طے کر سکتے ہیں؟ یہ جناب سپیکر، سوچنے کی بات ہے اور ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ اختیار ہمارے پاس ہے کہ ہم اپنی حکمت عملی کو خود طے کریں اور اس پر چل کر ہم اپنے مسئلے کا حل ڈھونڈیں جناب سپیکر۔ تو جناب سپیکر، یہ انتہائی سنجیدہ

مسئلہ ہے اور ہم ہر بار اس بات پہ بات کرینگے اور ہم یہ نہیں کر سکتے کہ کس طریقے سے ہم انتظار کریں کہ کل کو کوئی اور واقعہ ہو اور پھر ہم جو ہیں پھر ریکوزیشن کریں اور پھر اسمبلی اجلاس بلائیں اور پھر ہم تعزیتی یہاں پہ بیانات دیں، اس سے مسئلہ نہیں چلے گا جناب سپیکر، اس کی روک تھام کیلئے Solid قدم اٹھانا ہوگا، ایک Concrete فیصلے کرنا ہونگے جس پر ہم عمل کر سکیں اور نتیجتاً ہم اپنی قوم کو امن دے سکیں جناب سپیکر۔ تو جناب سپیکر، یہ ہماری گزارش ہے اور اس کو سنجیدہ لینا چاہیئے اور اس پر بیٹھنا چاہیئے، دوسرے معاملات بھی چلتے ہیں حکومت کے، چل رہے ہیں، ہم بھی دیکھ رہے ہیں کہ اس کیلئے میٹنگز بھی ہو رہی ہیں، اس کیلئے ٹائمنگز بھی ہیں لیکن جناب سپیکر، اس سیاسی مسئلے کا حل، اس کا بنیادی مسئلے کا جو حل ہے، اس کو ڈھونڈنا چاہیئے اور اس پر بیٹھنا چاہیئے اور اس کا ایک لائحہ عمل طے کرنا چاہیئے جناب سپیکر، تو میں ایک دفعہ پھر اپنے اس بھائی کیلئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے، آج ہم اس سے محروم ہوئے، ایک اچھے پارلیمنٹیرین سے ہم محروم ہوئے، ایک اچھے دوست سے محروم ہوئے، یہاں تک جناب سپیکر کہ پچھلے دنوں جب بیٹھے تھے اور ایک Understanding کے ساتھ اسمبلی کو چلانا ہوتا ہے تو اخبارات میں دوسرے دن اس کے خلاف لکھا تھا کہ وہ ایجنٹ کے طور پر بیٹھے ہیں اور وہ صرف ایجنٹ کا کام درمیان میں ادا کرتے ہیں، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ہے وہ ایجنٹ کا لفظ استعمال کیا انہوں نے لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ اسمبلی کے چلانے کیلئے جو کردار اس کا تھا تو وہ انتہائی قابل ستائش کردار جناب اسرار اللہ خان صاحب کا تھا۔ تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں جناب سپیکر کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور میں اس پر بات کر سکا۔ بڑی مہربانی۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات واک آؤٹ ختم کرکے پریس گیلری میں واپس آگئے)

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب۔

وزیر اطلاعات: شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں میڈیا والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ایک بات پر ناراض تھے، ان کی ناراضگی جائز تھی اور ہم امید کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ آئندہ ایسا واقعہ نہیں ہوگا۔ ہم ان کے مشکور ہیں کہ ہماری یہ ریکویسٹ انہوں نے مان لی اور واپس آگئے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ سیشن جس مقصد کیلئے بلایا گیا، یہ پھول جس کرسی پر پڑے ہیں، میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کے اوپر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے ہاؤس کو ایجنڈے کے مطابق چلانا، اگر کسی ممبر کا ویسے ہی موڈ بنے اور وہ

اسمبلی کے اندر بحث کو کسی اور طرف لے جائے تو یہ آپ کے اوپر ذمہ داری ہے اور ہم توقع رکھتے ہیں کہ آپ چیزوں کو ایجنڈا پہ رکھیں گے تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ میں معزز اراکین سے، گورنمنٹ کی پالیسی جس کے نتیجے میں، جو پریویس پالیسیز تھیں یا جو بھی تھا، جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں، آل پارٹیز نے، پوری قوم نے ایک فیصلہ کیا اور وہ فیصلہ فیڈرل گورنمنٹ کی بلائی ہوئی اے پی سی نے کیا، یاد رہے کہ صوبائی حکومت اس ذمہ داری سے نہ جان چھڑاتی ہے، نہ جان چھڑائے گی لیکن اس ایشو کے اوپر جو ہماری پالیسی ہے، میں اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اسلئے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ کھڑے ہیں تاکہ یکسوئی نظر آئے، مسئلے کے حل کی طرف ہم آگے بڑھیں لیکن ساتھ ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم اس پراسیس سے، مذاکرات کے ذریعے امن کی کوششوں سے مطمئن نہ ہوئے تو صوبائی حکومت اپنے فیصلے خود کرے گی لیکن جس طرح آل پارٹیز نے فیصلہ کیا، All Parties means پوری قوم نے فیصلہ کیا تو ہم نہیں چاہتے کہ ہم وقت سے پہلے کوئی ایسی بات کریں یا کوئی ایسی حرکت کریں کہ جس سے تقسیم کا تاثر ملے۔ یہ قومی ایشو ہے اور ہم بالکل واضح کرتے ہیں کہ ہم فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ہیں جو ہماری ضرورت ہے ان کو اگر وہ سمجھتے ہیں، وہ ہمارے اوپر ذمہ داری بھی ڈال سکتے ہیں، ہمیں کہہ بھی سکتے ہیں اور All out support ہے ان کے ساتھ لیکن اگر ہم مطمئن نہ ہوئے تو ان شاءاللہ ہم اپنے فیصلے خود کرینگے اور اس ایشو کو ایسے نہیں رہنے دینگے اسلئے کہ اس ایشو سے سب سے زیادہ ہمارا صوبہ اور ہمارے لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ جتنا نقصان ہمارا ہو رہا ہے، اس صوبے کا ہوا، بیشک پورے ملک کا ہو رہا ہے لیکن ہمارے اوپر یہ ذمہ داری بھی ہے اور ہمارے ساتھ یہ اختیار بھی ہے کہ ہم اپنے فیصلے کریں لیکن حکمت کے تحت ہم انتظار کر رہے ہیں، یہ جان چھڑانے کی بات نہیں ہے، یہ اپنی ذمہ داری سے بھاگنے کی بات نہیں ہے، یہ بات میں اس ہاؤس کو کلیئر کر دیتا ہوں۔ جناب سپیکر، اس فلور کے اوپر ہر کسی کو اجازت ہے کہ وہ کچھ بھی کہے لیکن یہاں ایک کلچر ہے، یہاں روایات ہیں اور ان روایات کے اندر رہتے ہوئے یہاں پر US Congress اور کینیڈا کی پارلیمنٹ کے الفاظ نہیں بولے جاتے، مجھے جو پتہ چلا کہ بہت بڑی آفر بھی ہے پیسوں کی تو میں اس کے اوپر صرف ایک Comment کرتا ہوں کہ چیزیں تبدیل ہوتی ہیں، لوگ چیزوں کو چینج کرتے ہیں، وہ چیزیں جو خراب ہوں، اسی لئے میں یہ Offer accept نہیں کر سکتا لیکن ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کلچر کے اندر رہتے

ہوئے اور مسئلے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اس کے اوپر بحث کی جائے اسلئے کہ نہ صرف یہاں کے ارکان کا ایک استحقاق ہے،اس بلڈ نگ کا بھی ایک استحقاق ہے جو کہ بعض الفاظ کے ساتھ مجروح ہو جاتا ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب شاہ فرمان صاحب کبھی کبھی فلسفیانہ بات بھی کر لیتے ہیں۔ ایک تو آمنہ سردار صاحبہ مسلسل ریکویسٹ کر رہی ہیں، مفتی صاحب! میں اس کو تھوڑا سا، اور سلیم صاحب، شوکت صاحب، محمد علی، اس کے بعد وائنڈاپ کرتے ہیں۔ مختصر بات کر لیں جی۔ جی۔

مفتی سید جانان: زه سپیکر صاحب، نور څه وئیل نه غواړم۔ دا مخکښې ورځو کښې د سردار صاحب او د نګهت بی بی دلته کښې یو ناچاقی غونډې پیدا شوې وه، بیا یقین وکړه چې مونږ به چرته تللو، بس خلقو به داسې خبرې کولې چې هغه مونږ نشوې اوریدلې۔ زما به دا ګزارش وی دلته زمونږ کومه خور وه، هغه خو اوس نشته دے او شاه فرمان صاحب ته به زما دا ګزارش وی، دا اسمبلی د ډیرو عزتمندو خلقو ځائې دے، دا د دغې صوبې د کروړونو عوامو د نمائندګانو د یو عزت ځائې دے، داسې خبرې چې هغه عامو مجلسونو کښې هم خلق نه کوی، داسې الفاظ استعمالول چې زه وایم چې هغه د دې ایوان تقدس پامال کوی نو زما به دا ګزارش وی چې داسې الفاظ به خپل مینځ کښې یو بل ته نه استعمالوؤ، دې سره به مطلب دا دے سبا به د دې نه لویه قصه جوړوی، د ټولې دنیا مخکښې به مونږ شرمیږو۔ زه پنجاب کښې ووم، ما ته چا اووئیل چې مفتی صاحب! بله ورځې ستاسو اسمبلۍ کښې څه شوی وو؟ ما وئیل چې دا زمونږ بدنصیبی ده، دا خو ډیره عزتمنده اسمبلی ده، دیکښې اوسه پورې دا نه دی شوی، نو زما به دا ګزارش وی چې د ځنو خبرو نه مونږ احتراض کوؤ۔

جناب سپیکر: زه یو منټ، شاه فرمان خان! زه، اس کے اوپر میں ایک منٹ، میں صرف اس پہ اتنی Comments کرونگا، یہ ہم سب کا مشترکہ ایک، آپ اس کو کہیں گھر ہے، ہمارے گھر کی حیثیت رکھتا ہے، اس کی عزت اور اس کی وقار کا ہم آپ سب پاسبان ہیں تو یہاں جو بھی بات کرے، آپ سے بہت مؤدبانہ گزارش ہے میری کہ جو بھی مؤقف ہو، بیشک آپ اپنا مؤقف کھل کے بیان کریں لیکن تہذیب کے ساتھ تاکہ اسمبلی کا جو Prestige ہے اور اس کا جو ہمیں عوام نے مینڈیٹ دیا ہے اس کو برقرار رکھا جائے

تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ اسمبلی کے اندر، کیونکہ ہماری ایک روایات بھی ہیں، پشتون روایات کی وجہ سے بھی یہاں بہت عزت احترام ہے اور ایک دوسرے کیلئے اچھے الفاظ بولے جاتے ہیں تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ آئندہ ہم اس کا ضرور خیال رکھیں۔ میں آمنہ سردار کو ریکویسٹ کرونگا، اس کے بعد آپ کو، محمد علی صاحب! آپ کو موقع دینگے، پھر مشتاق غنی صاحب فائنل وائنڈاپ کر لینگے۔

محترمہ آمنہ سردار: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے آپ کو حج کی مبارکباد، اللہ رب العالمین آپ کا حج قبول فرمائے اور اب میں بات کرونگی لاء منسٹر اسرار اللہ صاحب کیلئے، سب سے پہلے میں ان کو ایک شعر Dedicate کرنا چاہونگی:

ے ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

وہ واقعی ایک ایسی ہستی تھے، ایک اپنی ذات میں انجمن تھے، اپنی ذات میں ایک پورا انسٹی ٹیوٹ تھے اور میں سمجھتی ہوں کہ ہم لوگ جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ہمیں ان سے بہت زیادہ سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر میں اپنی Finger tips کے اوپر ان کی خصوصیات گننے لگوں تو شاید میری Finger tips ختم ہو جائینگی، ان کی خصوصیات اور ان کی خوبیاں ختم نہیں ہونگی تو آج ہم یہاں کھڑے ہو کے ان کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ اس شخص میں کوئی کوالٹی تھی، وہ ایک ایسا شخص تھا کہ جس کو آج ہم اپوزیشن کا ایک ایک بندہ چاہتا ہے کہ اس کے بارے میں اٹھ کے بات کی جائے، تو میں Being a woman، میں ایک خاتون کی حیثیت سے ان کی اتنی Respect کرتی ہوں Because انہوں نے ہمیں بڑی Respect دی، خواتین کا انہوں نے ہمیشہ بہت احترام کیا، اگر مجھے ان سے کوئی مسئلہ پیش آیا، انہوں نے بہت ہی اخلاص سے اور بڑی تہذیب سے انہوں نے سمجھایا، تو میں کہتی ہوں، یہ ان کی فیملی کا Loss نہیں ہے، یہ ہم سب کا پورا Loss ہے، وہ جوانسال عمر میں چلے گئے اس دنیا سے، اتنی کم عمری میں انہوں نے اتنا نام کمایا، تو سب سے پہلے حلم ان کے اندر بہت تھا اور کسی بھی پارلیمنٹیرین کے اندر میں سمجھتی ہوں حلم اور بردباری ہونی بہت ضروری ہے۔ جب تک آپ تحمل سے دوسرے کی بات نہیں سنیں گے، آپ ایک دم Respond کر دینگے، جب جذبات میں آجائیں گے، جذبات کی رو میں بہک جائیں گے تو بڑا مشکل

ہو جائے گا۔ ہم سارے یہاں پر بڑے Respectable گھروں سے آئے ہیں، الحمدللہ خواتین بھی اگر آئی ہیں تو ہم یہ چاہیں گے کہ ہمارا بھی کوئی استحصال نہ کرے، ہم بھی آپ کے برابر Pay لے رہے ہیں، مطلب جو ممبران ہیں، ہمارے سارے Privileges، ہمارے سارے اختیارات، سارے Rights، سب کچھ ہمارا برابر ہے، پھر ہر بات میں ہمیں کیوں Let-down کیا جاتا ہے؟ آپ کی جو Reserved seats پر خواتین آئی ہوئی ہیں، وہ ڈیڈک کی چیئر پرسن ہیں، کیا وہ اچھے طریقے سے ادارے نہیں چلا رہیں، وہ چیئر پرسن ہیں، وہ منسٹری تک چلا رہی ہیں، تو آپ مانیں کہ خواتین اہل ہیں۔ ہماری چیف جسٹس تک خاتون رہی ہیں، ہماری پرائم منسٹر خاتون رہی ہیں، آپ کیوں خواتین کو Let-down کرتے ہیں؟ اور سر، سب سے پہلے ایک چیز ہے کہ Respect and be respected، آپ عزت کیجئے اور آپ عزت کروایئے، آپ یہ مت سوچیئے کہ ہم آپ کی عزت کرتے ہیں تو اسلئے کرتے ہیں کہ آپ مرد ہیں، نہیں، (تالیاں)

اگر آپ آج ہماری عزت نہیں کریں گے تو ہم آپ کی عزت نہیں کریں گے، معذرت کے ساتھ کیونکہ ہمیں بھی اپنی Prestige، اپنی عزت کا اتنا ہی خیال ہے، ہم راستے سے اور گلیوں سے اٹھ کے نہیں آ گئے، ہم بھی بہت اچھے اور معزز خاندانوں سے آئے ہوئے ہیں اور یہ چونکہ معزز ایوان ہے، اتنا معزز ایوان ہے کہ میں کہتی ہوں کہ میری آواز اس سے زیادہ بلند بھی نہیں ہونی چاہیئے کیونکہ اس کی میں اتنی Respect کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ ہماری عبادت ہے، ہمارا جو پیشہ ہے، یہ ہماری عبادت ہے، یہ ہم یہاں آ کے بیٹھ کے صرف، یہ ہم عبادت کی طرح سمجھ کے کریں۔ تو میں سب سے ریکویسٹ کرونگی، ہم سب Colleagues ہیں، کوئی بڑا کوئی چھوٹا نہیں ہے، کوئی عورت کوئی مرد نہیں ہے، واقعی جب ہم ادھر آتے ہیں تو وہ ہم اپنے خواتین ہونے کو باہر چھوڑ کے آتے ہیں، ہم یہاں پہ آپ کے ساتھ بیٹھ کے کام کر رہے ہیں، جب ہم آپ کے ساتھ بیٹھ کے برابری پر کام کر رہے ہیں تو ہمیں برابری کی اہمیت بھی دیں اور برابری کی عزت بھی دیں۔ اسلام نے بالکل آپ مردوں کو فضیلت دی ہے، عورت کے اوپر، اس کو Physically دی ہے، اس کو اس طرح دی ہے کہ وہ کمائے گا، بالکل جی ہم مانتے ہیں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم! اس طرح ہے کہ آپ اپنے Topic پہ آجائیں۔۔۔۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> سر! میں تھوڑی سی، ٹھیک ہے سر، ٹھیک ہے سر، تو میں سمجھتی ہوں کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاکہ اس کے مطابق ہم بات کریں، مہربانی ہوگی، بس یہ بات ہوگئی ہے اور میں اس کے بعد ٹائم محمد علی صاحب کو اور شوکت یوسفزئی اور سلیم صاحب بھی بات کرینگے، اس کو وائنڈ اپ کریں۔

محترمہ آمنہ سردار: ٹھیک ہے سر، بہت شکریہ۔ بہت شکریہ سر، Thank you so much۔

جناب سپیکر: محمد علی صاحب۔

جناب محمد علی: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ د اسرار الله گنډا پور شهید باره کښې تعزیتی اسمبلی اجلاس دے، په دې ټائم ما ته د یو شاعر شعر یاد شو، شاعر فرمائی چې:

؎ کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤنگا   میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤنگا

جناب سپیکر صاحب، اسرار الله گنډاپور صاحب یو داسې شخصیت وو چې ما د هغه د شهادت نه یو لس ورځې مخکښې، تاسو په بیرون ملک کښې وئ، حج د فرائض ادائیگی د پاره تاسو تلی وئ، دلته د اپوزیشن او د حکومتی ممبرانو په مینځ کښې هغه د چرچ حوالې سره او د قصه خوانئ بازار هغې دهماکو حوالې سره د اسمبلئ اجلاس راغوښتلے شوے وو، ما د اسرار الله گنډا پور صاحب د قابلیت اعتراف په دې اسمبلئ فلور باندی د هغه د شهادت نه لس ورځې مخکښې کړے وو او ما ورله دا مثال ورکړے وو چې زمونږ د ایم ایم اے گورنمنټ وو، زما ورور شهید فرید خان د دې اسمبلئ ممبر وو او اسرار الله گنډاپور صاحب چې په کوم بهترین انداز باندې په حسبه بل باندې هغه تیار ے کړے وو او په دې اسمبلئ کښې هغه خپل تجاویز پیش کړل او اکرم درانی صاحب اووئیل چې آفرین وایم په دې ځوان باندې چې که د ټول اپوزیشن ممبرانو د ده په شان بهترین مطالعه کړې وے، ځوارلس ترمیمونه د اسرار الله گنډاپور د وجې په هغه حسبه بل کښې شوی وو، وجه صرف دا وه چې یو ډیر Studious سړے وو، مطالعه به ئے کوله، د آئین نه خبر وو، د پارلیمنټ د آدابو نه خبر وو، خپل د منصب او د ذمه وارئ نه خبر وو او دا خبره ما نن د هغه د شهادت نه لس ورځې مخکښې کړې وه او بیا ئے هم کوم چې زمونږ دا ملک داسې دے چې دلته ته څو پورې مړ نه ئې مړ، نو ستا څوک تر هغې پورې صفت او تعریف نه کوی۔ نن چې زه دا گلونه وینم نو په الله یقین وکړئ ما ته هغه زما خبره یادیږی، نن

ګنډاپور صاحب نشته، هر سړے ژاړی، هر سړے وائی چې دا بهترين انسان وو، بهترين مسلمان وو، بهترين پلار وو، بهترين بچے وو، بهترين ليډر وو او بهترين ګاونډی وو او بهترين صفات په هغه کښې لټوی، مونږ د دې خبرې اعتراف کوؤ چې بهترين يو ليډر نه مونږ محرومه شوی يو په دې صوبه کښې او مونږ خپل د رب نه دا اميد هم ساتو چې الله د مونږ له بل نعم البدل راکړی چې هغه کمے ان شاء الله پوره شی خو جناب سپيکر صاحب! چونکه ډيرو ملګرو دا خبرې وکړې، نن دريمه ورځ ده، په دې حالاتو باندې، زما صرف يو دا ريکويسټ دے، په هغه اجلاس کښې ما دې اپوزيشن او حکومت ته يو درخواست کړے وو چې تاسو د دوه ورځو د پاره ريکوزيشن جمع کړے دے چې د اسمبلئ اجلاس رااوغواړئ، ما هغه ورځ هم دا ريکويسټ کړے وو او اوس هم دا ريکويسټ کوم، ما ورته اووئيل چې د اسمبلئ اجلاس مه ختموئ، ما ورته وئيل چې راځئ کښينئ اول زه محمد علی بحيثيت د صوبائی اسمبلئ ممبر خپل مغز خوری به کوم چې زما په ذهن کښې څه تجاويز دی، کومه پورې به دا لاشونه وچتيږی؟ نن په دې ځائې باندې ګلونه دی، سبا خدائے خبر چې د چا نمبر دے، د چا کور به ورانيږی، د چا مور به ژاړی، د چا ښځه به کونډه کيږی،د چا بچی به يتيمانان کيږی؟ بنيادی خبره دا ده چې په مونږ کښې اخلاص څومره دے، اخلاص؟ دلته چې مونږ راځو، پکار ده، زه اوس هم اپوزيشن ته دعوت ورکوم، حکومت ته هم دا دعوت ورکوم، 124 ممبران يو مونږ په دې پارليمنټ کښې، راځئ اول زه د محمد علی نه شروع کوم، کښينئ او خپل خپل تجاويز دلته ورکړئ چې زما په ذهن کښې دا دا تجاويز دی، په دې صوبه کښې چې دا اور کرلے شوے دے نو د دې واحد حل هم دغه دے چې د کوم کوم ممبر په ذهن کښې راځی، کښيښنو دلته، دا صوبه زمونږ کور دے، کور او په دې کور کښې چرته يو سورے پيدا شی کنه او يا دا ديوال دا سې Crack شی، Crack نو په ديکښې څوک په دې طمع نه کښينی، په دې کور کښې خو جناب سپيکر صاحب، پينځه شپږ ورونړه وی چې د يو نوم محمد وی، د بل علی وی، د بل ابوبکر وی، د بل بل نوم وی، نو په دې کور کښې چې کله بلب سوزی يا چې په دې کور کښې چرته سورے کيږی يا ديوال ئے Crack کيږی نو د يو بل په طمع نه کښينی چې محمد وائی چې ابوبکر به راځی او ابوبکر

وائی امجد به راځی او امجد وائی احمد به راځی، څوک ځی په کور کښې بلب سوزی هغه لګوی، څوک په دروازه کښې یو میخ خراب شوے وی، ځی هغه کوی، دغه شان زمونږ د دې کور کوم مثال چې دے د صوبې، دا زمونږ کور دے خو په دې کور کښې پینځه شپږ وروڼه دی، د یو ورور نوم دے پیپلز پارټی، د بل ورور نوم دے نیشنل پارټی، د بل ورور نوم دے جمعیت العلمائے اسلام، د بل دے تحریک انصاف، د بل ورور نوم دے جماعت اسلامی، دا ټول وروڼه یو مونږ، نو په دې کور کښې چې کوم دا سورے شوے دے، دا سورے نو دا په متفقه طور، په اتفاق و اتحاد سره به مونږ دا کوؤ، د یو بل په طمع به مونږ نه کښېنو چې دا د احمد کار دے، که د بکر کار دے که د زید کار دے، دا جماعت اسلامی او د پی ټی آئی ذمه واری نه ده، دا د قومی وطن پارټئ او د نیشنل پارټئ او د جمعیت العلمائے اسلام ذمه واری نه ده، راځئ چې مونږ یو شو او اخلاص سره مونږ کښېنو، مغز خوری وکړو چې د دې صوبې حالات به مونږ ټهیک کوؤ۔ مونږ که په سکولونو کښې وو، مونږ ته به ئے مختصراً غوندې قصه ورکړې وه چې یو بادشاه سلامت وو، د هغه پینځه ځامن وو، بې اتفاقه وو او په مخه جهګړې وې نو بادشاه سلامت یو یو ډکے ورله ورکړو او یو یو ته ئے وئیل چې بچیه! دا ماتوئ۔ هغوی به اسانه باندې هغه ډکے ماتولو خو چې کله ئے د دې لختو نه ګیډے جوړ کړو نو بیا بادشاه سلامت خپلو بچو ته وئیل چې دا ماتوئ، نو یو هم نشو ماتولے، نو بادشاه سلامت وئیل چې تاسو د دې ګیډی په شان په اتفاق یئ نو د دنیا یو طاقت هم تاسو ته نقصان نشی رسولے او که یو یو وئ نو خلق به درباندې فټ بال کوی او ګرځئ به دغه شان-----

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه جی۔

<u>جناب محمد علی</u>: نو لهذا زما دې ټولو ته دا ریکویسټ دے چې راځئ د دې صوبې دا حالات دی، په دې کښینئ، په دې باندې خپل مغز خوری کوؤ چې څنګه به زمونږ دا صوبه ټهیک شی نو په دې ثواب کښې به ټول ان شاء الله مونږ شاملیږو۔ وما علینا الی البلاغ۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب، شوکت یوسفزئی۔ د دې نه پس سلیم صاحب، بیا مشتاق غنی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ سب سے پہلے تو جناب سپیکر، میں صحافیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنا بائیکاٹ ختم کیا، یہاں آئے، ان کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے، ظاہر ہے میں بھی 25 سال صحافی رہا ہوں اور ان کے ساتھ اگر کوئی زیادتی ہوتی ہے تو یہاں خاموش رہنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ صحافی اس معاشرے کی آنکھ اور کان ہیں اور ان کے ہر ایشو کو ان شاءاللہ ہم سپورٹ کریں گے اور ان کا ساتھ دینگے، میں ان کا مشکور ہوں۔ جناب سپیکر، آج کافی لوگوں نے اس پر بحث کی، دو تین دنوں سے بحث جاری رہی اسرار اللہ گنڈاپور کے حوالے سے، میرے خیال سے باتیں تو بہت تھیں لیکن شارٹ کٹ پر میں یہ کہونگا کہ اسرار اللہ گنڈاپور ایک عظیم پارلیمنٹیرین تھے اسلئے کہ تین بار اگر کوئی Elect ہو کر آتا ہے اس اسمبلی میں تو اس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ یہ سب سے Popular شخص ہوتا ہے اپنے حلقے کا اور مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ جس دن پچھلی اسمبلی جب ختم ہو رہی تھی تو جب میں اس کے ساتھ وہاں بیٹھا تو انہوں نے مجھے کہا کہ آپ نے مجھے ٹائم دینا ہے اور عید کے بعد ڈیرہ کا دورہ کرینگے کیونکہ میرے حلقے کے ہر ہاسپٹل جو ہے، ان کی بڑی بری حالت ہے تو میں نے ان کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں ضرور آؤنگا عید کے بعد تو جناب سپیکر، میں تو عید کے بعد گیا، اپنا وعدہ پورا کیا لیکن اسرار گنڈاپور صاحب وہاں موجود نہیں تھے، ان کی قبر پر مجھے حاضری دینا پڑی لیکن میں نے وہاں جا کے ان کے بی ایچ یو کو اپ گریڈ کیا، ان کی ڈسپنسریوں کا وہاں اعلان کیا، یہ ساری چیزیں تو ہو جاتی ہیں جناب سپیکر لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح منور خان صاحب نے بات کی کہ کبھی کبھی ہمیں بھی یہ اس طرح محسوس ہونے لگتا تھا کہ واقعی اسرار گنڈاپور صاحب کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اپوزیشن کے منسٹر ہیں؟ اتنا Balanced طریقے سے اسمبلی کو چلاتے تھے، Balanced طریقے سے بات کرتے تھے، میرے خیال سے ان کے جانے کے بعد ہی سب کو احساس ہو رہا ہے کہ وہ بہت بڑے پارلیمنٹیرین تھے اور شاید ان کی کمی مدتوں پوری نہ ہو سکے۔ جناب سپیکر، ایک تو جب بھی میں نے ان کو دیکھا ہے کیونکہ آزاد حیثیت میں وہ شامل ہوئے، تو ان کو پارٹی میں لانے کیلئے مجھے ٹاسک دیا گیا تھا اور میں بڑی ان پر محنت کرتا رہا اور میں جب بھی گیا، نماز کا ٹائم ہو، نماز پڑھتے تھے، پانچ وقت کے نمازی تھے اور میرے خیال سے بہت کم ممبر ایسے ہیں، کبھی میں نے ان

سے جھوٹ نہیں سنا، جب بھی کوئی بات ہوئی، یہ جو ابھی Recently ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل وغیرہ جو لینے تھے تو اس پر میں نے بڑی ان کو سفارش کی کہ فلاں کو لینا، اس نے کہا کہ یہ میرٹ پر نہیں آتا، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک بہت ہی زبردست میرٹ پر انہوں نے ہمیشہ کام کیا اور کاش کہ اس طرح کی میرٹ ہم سارے لوگ اس کو Follow کریں، تو میری یہ گزارش ہو گی، حکومت تو کوشش کر رہی ہے، اے پی سی نے ان کو مینڈیٹ بھی دیا ہے لیکن اس ملک کو امن کی ضرورت ہے، جس طرح میرے ساتھیوں نے کہا کہ کس کس کو ہم آگے کرتے رہیں گے اور دعائیں کرتے رہیں گے، اے پی سی کو جو مینڈیٹ ملا ہے، کسی نے وفاقی حکومت کو دیا ہے جناب سپیکر، میں اس ایوان کے ذریعے وفاقی حکومت سے گزارش کرونگا کہ اس پراسیس کو تیز کرے، کیونکہ جتنا ہم Peace process کو Delay کرینگے، کیونکہ ابھی تک اس ایوان کو پتہ نہیں ہے کہ Peace process یا امن مذاکرات کس سٹیج پر ہیں حالانکہ آگ اس صوبے میں لگی ہوئی ہے اور سٹیک ہولڈر یہ صوبہ ہے لیکن ہمیں نہیں پتہ کہ کیا ہو رہا ہے اور وفاق کی طرف سے ہم یہی سن رہے ہیں کہ جی مذاکرات کا عمل شروع ہے، تو اگر یہ مذاکرات کا عمل شروع ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ یہ مذاکرات کا عمل کہاں تک چلا ہے اور کس پراسیس میں ہے اس وقت، اور کہاں ہے؟ کیونکہ ہمیں یہ توقع تھی پوری قوم کو کہ جو وزیراعظم صاحب امریکہ گئے ہیں تو اس قوم نے ان کو مینڈیٹ دیا ہے کہ وہ ڈرون حملے بند کرا کے آئیں گے لیکن مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے جناب سپیکر کہ ڈرون حملے بند کرنے کے حوالے سے ۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

<u>وزیر صحت</u>: جناب سپیکر، میں ابھی ختم کرنا چاہتا ہوں، بس میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ہمیں امریکی امداد کی ضرورت نہیں تھی، ہمیں ضرورت تھی امن کی اور ڈرون حملے بند کرانے کی، جو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں وزیراعظم صاحب کا جو دورہ تھا، اس حوالے سے Totally بری طرح ناکام ہوا ہے کہ قوم کو مایوسی ملی ہے، قوم مایوس ہوئی ہے ان کے دورے سے کہ جس چیز کی قوم کو توقع تھی، وہ توقع پوری نہیں ہو سکی۔ جناب سپیکر، میں آخر میں یہی کہونگا کہ ٹریژری بنچز کا جو ہنی مون پیریڈ تھا، وہ تو میں سمجھتا ہوں کہ اسرار اللہ گنڈاپور کے جانے کے بعد وہ ختم ہو چکا ہے کیونکہ ہم بے فکر ہو کر اسمبلی میں آتے تھے کہ اگر کوئی بھی ایسا کوئی مسئلہ ہو تو اسرار اللہ گنڈاپور موجود ہونگے اور وہ جواب دینگے، میرے خیال سے اب ہم سب کو تیاری

کر کے آنا پڑیگا۔ میں آپ کو حج پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ساتھ یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسرار اللہ گنڈاپور کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: میں ریکویسٹ کرونگا کہ آپ لوگوں نے تقریباً مزید پندرہ بیس منٹ تک اجلاس، یہ چند لوگ ہیں لیکن آپ سب تشریف رکھیں، گزارش ہوگی تاکہ کورم پورا ہو۔ سلیم صاحب۔

جناب سلیم خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جس موضوع پر اجلاس آج تیسرے روز بھی چل رہا ہے، شہید اسرار اللہ گنڈاپور جو کہ آج ہم میں نہیں ہے، میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہم ان کی خدمات کا اعتراف کریں۔ ہم ان کے ساتھ پچھلے پانچ سال بھی رہے اس اسمبلی کے اندر اور جس طرح میرے سب دوستوں نے کہا کہ وہ سب سے پہلے ایک بہت اچھے انسان تھے اور اس کے بعد ایک اچھے مسلمان تھے اور اس کے بعد اس پارلیمنٹ کا ایک بہت اچھا ممبر رہا ہے، گزشتہ Tenure میں، جس طرح اس اسمبلی کے امور میں اس کا عبور تھا، یقیناً ہم میں سے شاید کوئی اس طرح نہیں ہونگے جس طرح اس کو اسمبلی کی Proceedings میں مہارت تھی، چاہے وہ اپوزیشن میں ہو چاہے گورنمنٹ میں ہو، انہوں نے اس صوبے کے مسائل کیلئے ہر فورم پہ آواز اٹھائی تھی، انہوں نے ہماری اسمبلی کے اندر جو کوئی پیچیدہ مسئلہ آتا تھا، اس کے اوپر انہوں نے ایک Positive role ادا کیا، تو آج ہم سب مل کے یہ دعا کریں کہ اللہ اس کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور یہ بھی حقیقت ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ شہید کی جو موت ہے، وہ قوم کی حیات ہے، یقیناً وہ زندہ ہیں، وہ شہید ہو کر بھی قوم میں زندہ ہیں، آج وہ ہم میں نہیں ہیں جسمانی طور پر، اسلامی طور پر مگر یقیناً اس صوبے کیلئے ان کی خدمات قابل تعریف ہیں سر۔ سر، آج یقیناً یہ صوبہ جس آگ میں جل رہا ہے اور خون میں لت پت ہے، سارے لوگ، صوبے کے سارے عوام بلکہ اس ملک کے ساری عوام فکر مند ہیں، پریشان ہیں کہ کب یہ حالات ٹھیک ہوں اور کب ہم یہاں پر امن کی زندگی گزار سکیں اور کب ہمارے لوگوں کو ان کی جانوں کو، ان کے مال کو تحفظ ملے؟ مگر سر، افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جہاں بھی ہم دیکھتے ہیں، چاہے صوبائی حکومت ہو، چاہے مرکزی حکومت ہو، ہمیں کوئی امید نظر نہیں آتی امن کی، ہمیں کوئی سنجیدہ کوشش کی ہوئی کسی حکومت کی، حکومتی شخص کا جو کردار ہے، ہمیں نظر نہیں آرہا، صوبائی حکومت سارا گند مرکزی حکومت پر ڈال رہی ہے اور مرکزی حکومت کبھی کیا بہانہ بناتی ہے کبھی کیا بہانہ بناتی ہے حالانکہ پوری قوم

نے، ساری پارٹیز نے مل کے ایک مینڈیٹ دیا ہوا ہے مرکزی حکومت کو، اس میں ساری پارٹیز کے لوگ شامل ہیں مگر یہ Peace process آگے کیوں نہیں جا رہا، یہ Peace process کب تک اس کا Delay ہوتا رہے گا، اس میں سنجیدہ کوشش حکومت کیوں نہیں کر رہی؟ اس میں اگر مرکزی حکومت کا Role ہے تو وہ اپنا Role کیوں Play نہیں کرتی اور کب تک ہم اس انتظار میں پڑے رہیں گے اور Wait کرتے رہیں گے کہ یہ مذاکرات کا جو عمل ہے، یہ آگے بڑھے گا؟ مگر اس میں صوبائی حکومت بھی اپنا Role ادا کرے، صوبائی حکومت، جناب سپیکر! ہمارے لوگ مر رہے ہیں، ہمارے پارلیمنٹریز مر رہے ہیں، ہمارے بچے شہید ہو رہے ہیں، ہماری مساجد میں لوگ نمازیں آرام سے نہیں پڑھ سکتے، ہمارے سکولوں میں ہمارے بچے جو ہیں، وہ آرام سے پڑھائی نہیں کر سکتے، آخر کب تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا؟ آخر یہ سلسلہ کب ختم ہو گا؟ جناب سپیکر، اس کیلئے صوبائی حکومت Kindly چونکہ صوبہ جو ہے، سب سے زیادہ متاثر ہمارا صوبہ ہے، سب سے زیادہ مصیبتیں ہم جھیل رہے ہیں، سب سے زیادہ پریشانی ہمیں ہے اور Kindly میری حکومتی دوستوں سے، منسٹر سے، چیف منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ وہ Kindly اس عمل کو آگے بڑھانے میں اپنا Role ادا کریں، وہ مرکزی حکومت کے اوپر پریشر ڈالیں اور اس کیلئے کوئی سنجیدہ کوشش ہو تاکہ یہ عمل آگے چلے اور اس صوبے میں امن قائم ہو۔ سر، آخر میں میں میڈیا کے دوستوں کو بھی ویلکم کرتا ہوں کہ وہ بھی دو دنوں سے اس اسمبلی میں نہیں آ رہے تھے اور یقیناً ان کے ساتھ زیادتی ہوئی تھی، ناانصافی ہوئی تھی مگر ریکویسٹ یہی ہے کہ میڈیا جو ہے جس طرح شوکت صاحب نے کہا کہ آنکھ اور کان کا Role ادا کرتا ہے اور اس جمہوری پراسیس کا ایک اہم ستون ہے تو ان کے ساتھ کم از کم اس طرح کی زیادتی نہیں ہونی چاہیئے جس طرح اس دفعہ ان کے ساتھ ہوا ہے۔ Thank you so much۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، شکریہ۔ سراج الحق صاحب۔

<u>جناب سراج الحق {سینیئر وزیر (خزانہ)}:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترم سپیکر صاحب، سب سے پہلے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں حج پر جانے اور واپس آنے کا۔ سردار اسرار اللہ خان گنڈاپور چې زمونږ نه جدا شو نو حقيقي معنو کښې سردار په دې شو، د پښتو شاعر وائي چې:

ے سرداري په شهادت موندلې کيږي

سر د دار سر له چې ورشی نو سردار شی

سچی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو شہادت کا تمغہ دیااور اسرار اللہ میرے خیال میں ایک فرد کا نام نہیں ہے بلکہ اچھے اخلاق کا، سلیقے کا، خوش گفتاری کا، خوش لباسی کا ایک نام تھااور عظیم باپ کا عظیم بیٹا تھا۔ سپیکر صاحب، د هغه کور ته لاړم نو د هغه په حجره کښې د هغه د والد صاحب قبر هم دے او د ده قبر ورسره هم دے۔ د هغه د والد صاحب قبر غټ وو، د ده قبر کچه وو او لاندې وو۔ ما داسې محسوسه کړه لکه دا ماشوم چې د خپل پلار په غیږ کښې سملی او یقیناً سردار عنایت اللّٰه خان گنډاپور خوا ته د هغه ماشوم ځوئے خو سملاستو خو پریشانه په دې یم چې زخمی زخمی وو او په وینو کښې لت پت وو او بې گناه وو، د مظلومیت د مرگ سره مخامخ شو۔ سپیکر صاحب، دا د شهادت رتبه دا اللّٰه پاک لویو خلقو ته ورکوی خو ځکه پیغمبر ﷺ هم د شهادت دعا به کوله۔ اللّٰه د هغه نمسی له هم د شهادت مرتبه ورکړې وه، اللّٰه تعالیٰ د ریواړو خلفاء له هم د شهادت مرتبې ورکړې وې او دا د امام حسینؓ په شهادت چا ښکلې خبره کړې ده چې:

ے *قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے* *اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد*

زما یقین دے سپیکر صاحب، د سردار اسرارالله خان گنډاپور وینا به رنگ راؤړی او د هغه د وینې هره قطره به د خیبر پختونخوا او د پاکستان د عوامو د پاره د یو نوی سحر علامت جوړیږی۔ ما هسې فکر کولو، لوئې خلق اکثر په لږ عمر کښې تلی دی، عیسیٰ علیه الصلواة والسلام په درې دیرش کاله کښې د دنیا نه آسمان ته ختلے وو، خپله 371 کاله قبل مسیح سکندر اعظم نیمه دنیا فتح کړې وه خو سپیکر صاحب! د دیرش کالو په عمر کښې د دې دنیا نه رحلت کړے دے۔ حسن البناء شهید د بیتالیس کالو په عمر کښې د شهادت رتبې ته رسیدلے وو، د دې وجې نه په شهادت باندې نه قومونه ختمیږی او نه شخصیتونه ختمیږی او د شهادتونو دا سلسله که بنده شوه په دنیا کښې نو د حق د گواهئ سلسله به بنده شی، د دې وجې نه جهاد او شهادت دا یو داسې سلسله ده چې تر قیامته پورې به روانه وی۔ محترم سپیکر صاحب، دیکښې شک نشته دے چې بد امنی ده په وطن کښې او دهشتگردی ده او بد امنی او دهشتگردی اور دے، دا

د الله تعالیٰ عذاب دے او په دیکښې زمونږ جماتونه وسوزیدل، په دې وطن کښې چرچونه پکښې وسوزیدل، ماشومان هم پکښې وسوزیدل۔ سپیکر صاحب، د کتلو او د نه کتلو ډیر لوئے فرق دے خو په 2006 کښې په 31 دسمبر ما د باجوړ واقعه په خپلو سترګو لیدلې وه چې زه هلته لاړم او ورکوټے غوندې جمات وو، دا په وینو کښې ډک وو۔ ما څه د نسیم حجازی ناولې لوستلې وې چې د اسونو پښې د انسانانو په وینو کښې ډوبې وې خو دا ما په خپلو سترګو هم ولیدل چې مونږ جمات ته ورغلو نو زمونږ څپلئ تر پړکو پورې دا د ماشومانو، درې اتیا ماشومان په هغې کښې شهیدان شوی وو، په هغه وینو کښې ډوب وو۔ ما پخپله باندې د درې اتیا ماشومانو جنازه هلته وکړه او ما هلته کښې اوولس واړه واړه دا شاپنګ بیګز دا مې د ماشومانو د کهوپړو نه او د هغوی د هډوکو نه دا یو ځائې راجمع کړل۔ سپیکر صاحب، یو زنانه راغله د سلارزو وه او هغې خپل ځوئے زمونږ نه غوښتو، یقین وکړئ هغې ته د ورکولو د پاره سیوا د هغه بچی د یو څو ټوټو نه علاوه زمونږ سره هیڅ شے نه وو خو د هغې زنانه دا عزم چې هغې وئیل دې مدرسې ته مې بچے رالیږلے وو او دا شهید شو نو زما په کور کښې یو بل بچے هم دے، هغه به راولیږم او که هغه هم شهید شو نو بیا مې خاوند دے، هغوی ته به وایم چې ته لاړ شه خو د شهادت په وجه به زما دا سلسله به نه بندیږی، دا د هغه مور عزم وو۔ جناب سپیکر صاحب، زمونږ دا خطه یو داسې خطه ده چې دلته سکندر اعظم هم راغلے وو، زه د دیر یم او په دې دیر باندې راتیر شوے وو، په تالاش کښې یو ډیر لوئے جنګ هم ئے کړے وو خو دې خطې په هغه وخت کښې هم هغه ته سر نه وو ټیټ کړے۔ دې خطې ته انګریز هم راغلے وو او انګریز جنګ هم کړے وو۔ دې خطې ته روسیان هم راغلل او دې خطې ته اخر کښې د دنیا د شپږ څلویښت ملکونو بهترین نیټو فوجونه او ګوریلا فوجونه راغلل، دلته B-52 طیارې راغلې خو بالآخر چې څنګه پخوا دا استعماری قوتونه د شکست سره مخامخ دی، دغه شان دوئ به هم د شکست سره مخامخ کیږی او خلق په اسلام د دهشتګردئ الزام لګوی، دا ډیره د افسوس خبره ده۔ جناب سپیکر صاحب، دا 1797 نه واخله تر 2013 پورې امریکې په نورو ملکونو باندې 343 ځله حملې کړې دی او دا هم دا استعماری قوتونه دی چې په تیر دوه جنګونو

کښې اووه کروړه انسانان د هغوی د لاسه مړه شوی دی او دا د دوئ د لاسه دوه نیم کروړه انسانان دا د لاس او پښو نه محروم شوی دی او نن هم هغه قوتونو زما په وطن باندې یو دریم عالمی جنګ شروع کړے دے او د دې جنګونو په نتیجه کښې د ماهرینو د شماریات د حساب کتاب مطابق 1000 کهرب ډالر د امریکې د بل د ګیس په قیمت باندې او د نورو په نوادراتو باندې او د هغوی د زمکو په ذخائرو باندې قبضې کړې وې۔ مخکښې ورځو کښې لندن ته لاړم، دا چې مونږ ته د انسانیت درس راکوی، زمونږ د هندوستان ټول قیمتی نوادرات دا د هغوی په عجائب ګهرو کښې پراته دی، نن هم د سلطان ټیپو هغه تخت و تاج د هغوی سره پروت دے، نن هم هغه هیره، قیمتی هیره د دنیا، دا د مسلمانانو امانت، دا د هغوی سره پرته ده۔ زما محترم جناب سپیکر صاحب، دې وجې نه زه دا خبره عرض کوم او د دې خبرې سره اتفاق کوم چې تر څو پورې دا استعماری قوتونه د دې خطې نه نه وی وتلی، امریکه او د امریکې فوجیان نه وی وتلی، نه افغانستان په امن کښې کیدے شی، نه زمونږ خاوره په امن کښې کیدے شی او دا اویا کاله مخکښې سپیکر صاحب، د دې وطن یو بزرګ شاعر علامه اقبال وئیلې وو چې:

ے آسیا یک پیکر آب و گل است ملت افغان در آن پیکر دل است

از فساد او فساد آسیا از کشاد او کشاد آسیا

چې د افغانستان په امن او خوشحالئ کښې د ایشیاء خوشحالی ده او د افغانستان په تباهئ او بد امنئ کښې د ټولې ایشیاء بد امنی ده۔ حقیقت دا دے چې نن علامه اقبال نشته دے خو د هغه هغه خبره بالکل صحیح ثابته ده۔ نن د افغانستان خاوره زمونږ خلاف استعمالیږی، نن "را" راغلې ده، "کے جی بی" راغلې ده، "موساد" راغلے دے او دې جلال آباد نه واخله سپیکر صاحب د قندهار پورې او تر د هغه شمال او د جنوبه پورې زمونږ خلاف کیمپونه قائم کړی دی، زمونږ خلاف ئے ټریننګ سنټرې قائم کړی دی ځکه چې د پاکستان ایټمی صلاحیت ختمول، د پاکستان جغرافیه بدلول، پاکستان د خپل تهذیب او د نظریې نه محروم کول دا د یهودو او د استعماری قوتونو ایجنډا ده، دا زمونږ د پاره د مرګ او د ژوند مسئله ده، دا ډیره وړه خبره نه ده، دا ډیره یو ګهرا مسئله ده او

دا هغه قومونه دي چې دوئ زمونږ نه مشرقي پاکستان هم په بنګله دیش کښې بدل کړے دے ، هغه قوتونه نن بیا لګیا دي د پاکستان جغرافیه بدلول غواړي۔ نن که په بلوچستان کښې فساد او دهماکې دي، هم د دې قوتونو پکښې لاس دے۔ نن که کراچئ د بارودو ډهیر جوړ شوے دے ، هم د دې قوتونو پکښې لاس دے او نن که زما قبائلي علاقه او زما خیبر پختونخوا په دې بارودو کښې سوزي، هم د دې قوتونو پکښې لاس دے۔ زما ورور پرون خبره کوله چې صوبائي حکومت څه کوي؟ صوبائي حکومت د وزیر نوم دے ، شهادت ئے ورکړو، صوبائي حکومت د پولیسو نوم دے ، شهادتونه ورکوي، صوبائي حکومت د ممبرانو نوم دے ، شهادتونه ورکوي، صوبائي حکومت د دې عوامو نوم دے ، کومه خطه ده او کومه علاقه ده چې زمونږ خلقو پکښې قرباني نه ده ورکړې؟ د دې وجې نه ورونړو! دا د سیاست نه بالاتر خبره ده سپیکر صاحب، دا د ذاتي او د پارټئ مفاداتو نه بالاتر خبره ده او ځکه زه نن دا خبره ډیر په ښکاره وایم چې بعضې خلق دا وائي چې یره د دې مذاکراتو د پاره آئین کښې دننه فریم ورک پکار دے او که د دې نه بهر فریم ورک پکار دے ، زه سپیکر صاحب! دا خبره کوم چې آئین دا مقدس کتاب دے خو د هغې نه هم زیات مقدس شے سپیکر صاحب! دا د انسان وینه ده، دا د دې ریاست وجود دے ، دا د دې ریاست نظریه ده۔ نن چې د آئین کومه خبره کوي، په دغه آئین کښې دا خبره لیکلې ده چې د دې پاکستان اقتدار اعلیٰ او حقیقي بادشاهي دا د الله په لاس کښې ده، ولې دلته جرنیلانو بار بار دا آئین تباه کړے او برباد کړے او منسوخ کړے ئے دے ؟ ولې سیاسي لیډرانو او جمهوري حکومتونو د دې پاکستان د آئین سره وفا نه ده کړې؟ زما په دې آئین کښې لیکلي دي چې په 1973 آئین کښې چې پینځلس کاله کښې دننه دننه د دې پاکستان سرکاري ژبه، قومي ژبه، دا به اردو وي، ما ته د وښائي کوم حکومت د آئین په دغه دفعه باندې عمل کړے دے ؟ د دې وجې نه سپیکر صاحب! دا د الفاظو خبره نه ده، دا د دې قوم د مرګ او ژوند خبره ده، زه نن خبره ضرور عرض کوم چې دلته کښې مرکزي حکومت ته ټول خلقو یو مینډیټ ورکړو چې مذاکرات پکار دي خو دې مذاکراتو په باره کښې خو مونږ پوهه نه شو، وزیراعظم صاحب چین ته تلے شي، وزیراعظم صاحب امریکې ته رسیدے

شی، وزیراعظم صاحب کابل ته تلے شی خو وزیراعظم صاحب دلته د مذاکراتو د پاره فریم ورک ورنکړو۔ زه په شک کښې یم دلته د پیپلز پارټئ حکومت وو او په هغه حکومت کښې دننه مولانا فضل الرحمان صاحب یو لویه جرګه رااوغوښتله، په هغې کښې قومی علماء هم وو، په هغې کښې قومی مشران هم وو، په هغې کښې سیاسی لیډران هم وو او په هغې کښې د دې جنګ د وژلو د پاره نامتو نامتو مشران راجمع شوی وو خو په هغه وخت کښې هم هغه حکومت هغه ټوله جرګه، د دغې هغه قرارداد سبوتاژ کړو، سردخانې ته ئے واچولو، حال دا دے چې ډیرو لویو لویو خلقو خپل خدمات پیش کړی وو د دې مذاکراتو د پاره۔ نن هم مفتی جانان صاحب خپل خدمات پیش کړل، زه خو دا خبره عرض کوم او ښه په ښکاره دا خبره وایم چې مرکزی حکومت زمونږ د لاشونو تماشه کوی، مرکزی حکومت زمونږ د چغو نه مزه اخلی، مرکزی حکومت په ایجنډا کښې دا نشته چې په خیبر پختونخوا کښې د امن قائم شی۔ جناب سپیکر صاحب، دوئ مونږ ته وائی چې صوبائی حکومت څه کوی؟ د دې ځائې نه پینځه کلومیټره باندې خیبر ایجنسی شروع کیږی، دره آدم خیل شروع کیږی، دلته کښې مهمند ایجنسی شروع کیږی، باجوړ ایجنسی شروع کیږی، زما د پولیسو تګ راتګ هلته بند دے، زمونږ د سیاسی او د صوبائی حکومت تګ راتګ هلته بند دے، دا ټوله قبائلی علاقه چې د دې ټولو مسئلو مرکز دے او د بارډر دا ټوله ایریا اخوا او دیخوا دا د مرکزی حکومت په اختیاراتو کښې ده د دې وجې نه زه ضرور دا خبره کوم، ما وزیر اعلیٰ صاحب ته هم وئیلی دی، د کیبنټ په اجلاس کښې مې هم تجویز ورکړے دے چې که مرکزی حکومت خپله ذمه داری پوره کوی نه نو بیا د د دې مذاکراتو ټول لیډرنګ د دې صوبې وزیر اعلیٰ پخپله سنبهال کړی او ان شاء الله دا ټول اپوزیشن به مونږ سره ملګرتیا کوی او دا ټول قوم به مونږ سره په دیکښې ملګرتیا کوی۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، زه یقیناً د دې خبرې پامتدار یم چې دا حالات په کوریا کښې راغلی وو، دا حالات په ویتنام کښې راغلی وو، د دې جنګونو نه فرانس تیر شوے دے، د دې جنګونو نه جاپان تیر شوے دے، د دې جنګونو نه چائنا تیره شوې ده خو د هغه ځائې قیادت حالات سنبهال کړل او نن هغه ملکونو ترقی هم وکړه او امن ئے هم قائم کړو۔ دې وجې نه

د سیاست نه بالاتر مرکزی حکومت ته زه نن بیا دا درخواست کوم چې زمونږ پکښې کومه ذمه داری لګوی، زمونږ نه کوم کار اخلی، مونږ ته کوم سائډ حواله کوی، مونږ ته کومه مورچه حواله کوی، مونږ یقیناً هر طرح تعاون کولو ته تیار یو خو نور Delay او Delaying tactics دا زمونږ د پاره ناقابل برداشت دی۔ جناب اسرار الله خان ګنډاپور دا که د یو نظریې نوم وو نو ان شاء الله دا ژوندے دے، دا که د ښه اخلاقو نوم وو ان شاء الله دا به ژوندے وی۔ دا که د ښه کردار نوم وو، دا به ژوندے وی او مونږ د دې خبرې اعلان کوؤ چې ان شاء الله د سردار اسرار الله خان ګنډاپور هغه ټول کارونه چې شروع کړی وو، هغه به مونږ سر ته رسوؤ خو بالآخر زه انتهائی په دې خبره د اطمینان اظهار کوم چې نن دا دریمه ورځ ده چې مونږ د سردار اسرارالله صاحب په غم کښې د دې مجلس انعقاد کړے دے او دا صرف د اسرارالله ګنډاپور په حق کښې نه بلکه د هر هغه بچی په حق کښې که هغه ماشوم دے او که هغه لوئے دے، که هغه زنانه ده او که هغه سړے دے، چې د دې بد امنئ په دې اور کښې سوے دے، زمونږ دا ټوله همدردی او غم او تکلیف دا د هغوی سره شریک دے۔ یو ځلې بیا ستا شکریه ادا کوم۔ السلام علیکم۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ بس آخر میں وائنڈاپ کرتے ہیں، مشتاق غنی صاحب جو ہے ناکچھ اعداد و شمار پیش کرینگے،اس کے بعد۔ مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ "زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب موت کیا ہے انہی اجزاء کا پریشاں ہونا" یہ دو دن جو بحث رہی ہماری، ہمارے اس عظیم ساتھی کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے جس کا افسوس نہ صرف اس کے علاقے کے لوگوں نے محسوس کیا بلکہ پورے صوبے کے لوگوں نے محسوس کیا اور خاص طور پر اس معزز ایوان کے ہر رکن نے محسوس کیا جیسے ہی یہ دلخراش واقعہ ہوا جناب سپیکر، Very next day عید کا دوسرا دن تھا اور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا صاحب نے کیبنٹ میٹنگ Call کرلی اور اس میٹنگ میں جناب اسرار اللہ گنڈاپور کی کمی کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے انہیں شاندار الفاظ میں کیبنٹ کی جانب سے خراج تحسین پیش کیا گیا۔ یہاں پر آج دو دن سے طویل بحث ہوئی ہے

اور بہت سے ممبران نے اس میں حصہ لیا لیکن بعض ممبران کا یہ کہنا کہ اس ایشو پہ اور Terrorism کے ایشو پہ حکومت خاموش ہے، حکومت آنکھیں چرا رہی ہے، پیچھے ہٹ رہی ہے، فرنٹ لائن پہ نہیں آ رہی، اس کا حقیقت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے جناب سپیکر، یہاں پر تفصیل سے بات ہوئی کہ ہمارا مینڈیٹ کیا ہے اور ہمارا Domain کیا ہے ؟ ابھی جناب محترم سراج الحق صاحب نے بڑی تفصیل سے وہ بات کر دی، میں اس کی Repetition میں نہیں جانا چاہتا، کہ ہم سے کیا Expect کیا جا رہا ہے کہ ہم ان تین ساڑھے تین مہینوں میں کیا کر لیتے، کیا انقلاب لے آتے ؟ لیکن جناب والا، اگر آپ دیکھیں ان تین ساڑھے تین مہینوں کی اس حکومت کی کارکردگی اسی Particular subject کے اوپر تو ماضی سے آپ کو بہت زیادہ فرق محسوس ہو گا، اب ہم اپنی پولیس کے ساتھ فاٹا کی حد Cross نہیں کر سکتے، ہم ان کے ساتھ براہ راست جنگ میں حصہ نہیں لے سکتے اور جنگ تو مسئلے کا حل تھا ہی نہیں جناب سپیکر، اگر حل ہوتا تو آج تک حل ہو چکا ہوتا۔ ہمارے قائد عمران خان صاحب نے شروع دن سے یہ بات کی کہ امن کا راستہ ہمیشہ مذاکرات کے ٹیبل سے ہی شروع ہوتا ہے اور آج یہاں مولانا صاحب نے بات کی کہ قطر میں اگر افغانستان کے طالبان کیلئے انٹرنیشنل سطح پہ ایک دفتر قائم ہو سکتا ہے مذاکرات کیلئے تو جب یہی بات میرے لیڈر نے کہی تو وہاں سے یہ کہا گیا کہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کے اندر دفتر بنا کے دیدو، ہمیں چیزوں کو سنجیدگی سے لینا ہے، دفتر سے کیا مطلب تھا کہ کوئی ہمارے سامنے ہو جس سے ہم بھی جا کر بات کر سکیں، ابھی تو ہم نے اپنی ساری چیزیں مرکز کے سپرد کی ہوئی ہیں۔ جیسے شوکت یوسفزئی صاحب نے کہا ہے کہ اے پی سی میں ساری پارٹیوں کی نمائندگی ہے اور پراونشل گورنمنٹ پوری طرح سپورٹ کر رہی ہے، ہم اس کا حصہ ہیں، ہم نے ان کو ساری خدمات، صوبائی حکومت نے پیش کر دیں لیکن اس کے باوجود آج تک مرکزی حکومت ہمارے ان خدشات پہ، ہمارا اتنا قیمتی لیڈر چلا گیا، یہاں ہمارے مسیحیوں کی عبادگاہوں میں حملے ہوئے، یہاں قصہ خوانی بازار اجڑ گیا، وہاں ہماری بس پر حملہ ہوا لیکن کوئی مرکز سے آج تک ایسا مثبت ایک اشارہ نہیں ملا کہ اے پی سی کا کیا ریزلٹ ہے، کس Date پر وہ مذاکرات کریں گے ؟ میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر کہ میرے صوبے کے عوام کا قصور کیا ہے، ہمارے کونسے شخص نے، عوام میں سے کس نے آج تک بندوق اٹھائی ہے ؟ ہماری تو پولیس ان کے مقابلے میں شہید ہوئی، ہماری پولیس نے تو جا کر کسی حد کو Cross کر کے حملہ نہیں کیا،

ہمیں کس جرم کی سزادی جارہی ہے اور ہمارا قصور کیا ہے؟اور پھراس کو سیریس بھی نہیں لیا جارہااور آج میرے صوبے میں آگ لگی ہوئی ہے،اس کو بجھانے کی کوشش نہ کی گئی تو یہ آگ تو بڑھتی ہے ایک گھر سے دوسرے،دوسرے سے چوتھے اور میرا یہ سوال ہے اس ایوان کے سامنے کہ سارے دھماکے کیوں اسی صوبے میں ہورہے ہیں،باقی کسی جگہ پہ کیوں نہیں ہورہے ہیں؟اس کا جواب آپ سب مل کر تلاش کریں۔ جناب سپیکر، یہ ایک درست سمت تھی کہ طالبان کے ساتھ مذاکرات کرنے چاہیے تھےاور شروع کرنے چاہیئے تھے،میں یہ سمجھتاہوں کہ ایک طالبان فیکٹر ہی نہیں ہے، There are so many other factors۔ جناب سپیکر،ان سے مذاکرات کرکے فارغ ہوں،یہ ایک سائڈ پہ ہوں تو پھر ہم دوسروں کو تلاش کریں کہ ہمارے اور دشمن کون کونسے ہیں؟ جناب والا! اس واقعے کے فوراً بعد جو ہماری کیبنٹ میٹنگ میں Decisions ہوئے اور جو کہا جارہاہے کہ صوبائی حکومت کچھ بھی نہیں کررہی،میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ Decisions تو آج سے پانچ سال پہلے ہو جانے چاہیے تھے،دھماکے آج تو نہیں شروع ہوئے لیکن سیریس کسی نے بھی نہیں لیا آج سے پہلے،اگر سیریس لیا ہے تو اس کو PTI led coalition Government نے سیریس لیا ہے،یہ سارے سرجوڑ کے بیٹھے ہیں کہ ہم کس طرح اپنے طورپر اپنے صوبے کو ان حملوں سے،ان لوگوں سے،ان کی یلغار سے کیسے بچا سکتے ہیں؟اس میں سب سے جو Important چیز تھی جناب والا! ایک نیا ڈیپارٹمنٹ قائم کرنے کا فیصلہ ہوا اور قائم کر دیا گیا، Counter Terrorism Department، یہ پہلی دفعہ یہ ڈیپارٹمنٹ قائم ہوا ہے۔اس کا کام ہی دہشت گردی کے واقعات سے نمٹنا ہے جناب والا،اور اس کے Functions میں Intelligence collections, surveillance of suspects, raids and arrest of terrorists, their interrogation, investigations, follow-up of their cases in a court،آج تک یہ چیز نہیں جناب، مجرم پکڑلئے جاتے تھے،پولیس پکڑلیتی تھی کچھ،اور عدالتوں میں کوئی ان کے کیسز کو Pursue نہیں کرتا تھا۔یہ اب ڈیپارٹمنٹ مجرموں کو گرفتار بھی کرے گا،اس کااور دوسرا کام ہی کوئی نہیں ہے،اس کی الگ فورسز ہونگی،الگ سارا نظام ہوگااور مجرم کو گرفتار کرکے کورٹ میں پہنچا کراس کو کیفر کردار تک پہنچانااس ادارے کی ذمہ داری ہوگی۔اسی طرح جناب سپیکر،بم ڈسپوزل یونٹ، آئی جی پی خیبر پختونخوا نے چند دن پہلے جب چارج لیا تو انہوں نے حیرت انگیز بات کی کہ میں نہیں سمجھتا کہ

یہ صوبہ جس میں اتنے دھماکے ہوتے ہیں، اس میں بم ڈسپوزل یونٹس ہیں جو ابھی ان کے پاس وہ Instruments ہی نہیں ہیں جس سے کہ وہ Detect کر سکے، تو وہ کیا کر رہے تھے، وہ حکومتیں کیا کر رہی تھیں؟ لوگ مر رہے تھے لیکن اس جانب کسی نے توجہ نہیں دی اور اگر دی تو اسی حکومت نے دی اور اس میں 21 new units کا اضافہ کیا جارہا ہے With latest equipment اور جن کے آرڈرز بھی Place کر دیئے گئے ہیں۔ First time 15 sniffer dogs کا آرڈر دیدیا گیا ہے تاکہ وہ ہمارے پاس، ہماری فورس جو ہے اس کے پاس یہ Dogs ہیں ہی نہیں اور اس طرح Explosive devices جو ہیں، وہ منگوائی جارہی ہیں جو کہ بالکل Latest ہیں جو کہ آج کے دور سے Match کر رہی ہیں، ہمارے پاس تو وہ پرانی والی چیزیں پڑی ہیں اور اسی سے ہم اتنے بڑے لوگوں کو Scan کر کے اور وہ ہی جا کر آگے بم بلاسٹ بھی کر لیتے ہیں، So, nobody was serious in this province before this time جناب والا! یہ فرسٹ ٹائم سیریس طور پہ حکومت نے یہ اقدامات تجویز کئے ہیں اور یہ اسلئے نہیں ہوئے کہ اسرار اللہ کیلئے ہوئے ہیں، میرے لئے ہوئے ہیں، اس ایوان کے کسی کیلئے ہوئے ہیں، یہ اس صوبے کے سارے عوام کیلئے ہوئے ہیں، ہمارے لئے جتنا اسرار اللہ Important ہے، اتنا ہی ہر کوئی وہ مظلوم، وہ شہید جو بے گناہ خواہ قصہ خوانی میں مارا جاتا ہے یا کسی اور جگہ مارا جاتا ہے، اس صوبے کا شہری ہے، ان سب کی حفاظت Protection اس حکومت کا فرض ہے اور ہم اپنی اس ذمہ داری کو Accept کرتے ہیں۔ جناب والا! جو ہماری اس سے پہلے کارکردگی رہی ہے، ہمارے اس ڈیپارٹمنٹ کی، جو وہ کر رہے ہیں، 408 جگہوں پہ انہوں نے بم Defuse کئے ہیں اسی تین مہینے کے عرصے میں اور اسی طرح Informing and search operation پورے صوبے میں سٹارٹ ہے جس میں پشاور، ہزارہ، ملاکنڈ، سدرن بیلٹ اور Including ہنگو، بنوں، ٹانک یہ سارے علاقے ہیں جن میں یہ آپریشن سٹارٹ کر دیا گیا ہے اور اسی میں جناب والا، میں یہ Add کروں گا کہ First time کیونکہ ہمارے ادارے اپنے اپنے طور پر کام کر رہے تھے، ان کی آپس میں کسی لیول کی کوئی کوآرڈی نیشن نہیں تھی، کوئی انفارمیشن شیئر کرنے کا کوئی سسٹم نہیں تھا تو ہم نے اس میں پولیس اور آرمی اور جتنے ہمارے انٹیلی جنس کے ادارے ہیں، ان سب کو ہم نے ایک جگہ اکٹھا کر دیا ہے، اب یہ جو بھی ہو رہا ہے Anti terrorism کے بارے میں، یہ سارے ادارے

مل کر ایک دوسرے کی مشاورت سے کارروائی کر رہے ہیں تاکہ جو بھی ایکشن ہو وہ Fruitful ہو۔ اسی طرح یہ جوائنٹ ٹاسک فورس، یہ تو میں نے ذکر کر دیا۔ پشاور میں دو سو Spots ایسے Select کئے گئے ہیں جن میں بہت جلد سی سی ٹی وی کیمرے لگ جائینگے اور یہ جتنی چیک پوسٹیں ہیں، ان کو بھی مانیٹر کرنے کیلئے ان کے اوپر بھی سی سی ٹی وی کیمرے لگائے جا رہے ہیں، یہ Safe City Project پشاور کیلئے ہماری گورنمنٹ نے بنایا ہے اور اس میں ہم پشاور کو چونکہ یہ ہمارا کیپیٹل ہے اور اسی میں سب سے زیادہ پرابلمز آئے ہیں ہمیں تو اس کو ہم چاروں طرف سے Protect کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ عوام میں پشاور میں بالخصوص اور پورے صوبے میں بالعموم تحفظ کا احساس پیدا ہو۔ اسی طرح فاٹا کے جو سیکرٹریز ہیں، ان سے مل کے ہم یہ جو فاٹا سے اس طرف Across the border جو ہمارے Settled areas میں نقل و حمل ہو رہی ہے، اس کو بھی کنڑول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اس پہ بھی جو ہے نگاہ جو ہے رکھی جا سکے۔ اسی طرح جناب والا، ہمارے کوئی چھ ہزار کے قریب، پانچ ہزار، چھ ہزار میں سے، Six thousand میں سے Five thousand ہمارے ایلیٹ فورس کے جوان اس وقت جیلوں کی حفاظت پر مامور ہیں، ہم نے جیلخانہ جات کے ان کو کہہ دیا، سی ایم صاحب نے کہ آپ اپنے لئے اپنی پولیس ریکروٹ کریں جو جیلوں کی حفاظت کرے اور یہ جو ہمارے پانچ ہزار ایلیٹ فورس کے جوان جیلوں کی حفاظت پر مامور ہیں اور جن کی یہ ڈیوٹی ہے ہی نہیں، ان کو وہاں سے ہم Withdraw کر کے ان کو بھی اس کام پہ لیکر آئیں گے جس سے ہماری طاقت بڑھ جائے گی اور جیل کیلئے الگ ہم اس کی ریکروٹمنٹ کریں گے تاکہ اس سے Shortage of police بھی ختم ہو جائے۔ اسی طرح جناب سپیکر، اور بہت سے، ہماری ایف سی جو ہے، یہ ہمارے صوبے کی فورس ہے، اس کو پورے پاکستان میں Spread کیا گیا ہے، نہ ہمیں کوئی دے نہ ہمارے ساتھ کوئی چلے اور جو ہماری فورس ہو اس کو بھی لے کہ پورے پاکستان پہ Divide کر دیا ہے، ہم نے اس پہ Strongly ان سے بات کی ہے فیڈرل گورنمنٹ سے اور مطالبہ کیا ہے، کیبنٹ نے بھی اور سی ایم ڈائریکٹ بھی بات کر رہے ہیں کہ ہماری فرنٹیئر کانسٹیبلری کو واپس ہمیں کے پی کے گورنمنٹ کے حوالے کرے تاکہ ہم ان سے اپنی چیزوں کی اپنے علاقوں کی اپنے بازار جہاں بھی ہم ضرورت سمجھتے ہیں، اس کی حفاظت کریں۔ At the end میں یہ کہونگا جناب سپیکر کہ صوبائی حکومت خاموش نہیں ہے،

صوبائی حکومت بے غم نہیں ہے، صوبائی حکومت کو کوئی خوف نہیں ہے، ہم فرنٹ لائن پہ ہیں، ان شاءاللہ ہم Face کریں گے، عوام نے ہمیں ووٹ دیئے ہیں، ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ ہم عوام کو Protection دیں اور اس کیلئے جو بھی ہم سے ہو سکے گا، ہم کریں گے اور میں اپوزیشن سے یہ بات کرونگا، درخواست کرونگا کہ آپ ہمیں Guidelines دیں، آپ یہ تو کہہ دیتے ہیں کہ جی آپ کچھ کریں، ہم تو جو کچھ کر رہے ہیں، آپ کو بتادیا، آپ کے پاس کوئی مثبت تجویز ہے تو We most welcome your suggestion, we will include that اور آپ ہمیں دیں تجاویز تاکہ یہ صوبہ آپ کا، میرا، ہم سب کا ہے، یہ عوام آپ کے، میرے، ہم سب کے ہیں، ان کی حفاظت کیلئے وہاں سے آواز اٹھے یا یہاں سے آواز اٹھے، ہم مل کے اس کو آگے لے کے جائیں اور خدا کیلئے یہ مرکزی حکومت سے ہم سارے التجاء کرتے ہیں کہ جو مینڈیٹ آپ کو اے پی سی نے دیدیا ہے، اس پہ خدا کیلئے عمل کریں، اپنے دورے کم کریں، جو مرضی آپ کریں، کیونکہ یہ آگ میں نے پہلے بھی کہہ دیا کہ کے پی کے تک محدود نہیں رہے گی، بڑھتی جائے گی، اس کو یہی ٹھنڈا کر دیں، ہم بے گناہ مارے جا رہے ہیں اور یہ علاقہ جو ہے Federally Administered Area ہے، ہم سے باہر ہے اور آخر بات وہی شاہ فرمان صاحب والی ہے کہ اگر ہماری اس ساری مصلحت کو اور اس سارے جو ہم ان کو اپنی طرف سے ہر قسم کا تعاون Provincial Government extend کر رہی ہے، اس سب کے باوجود اگر مرکز نے ہمیں مایوس کیا، ہم اپنے لوگوں کو مرنے نہیں دینگے، پھر مذاکرات کے دروازے بھی کھلیں ہونگے اور ہم خود آگے بڑھ جائیں گے، ہم خود آگے نکل جائیں گے لیکن بات وہی ہے کہ ہم اس Unity کو ختم نہیں کرنا چاہتے جو ایک ملک کی وحدانیت کی علامت ہوتی ہے۔ چونکہ یہ Threat پورے ملک کے خلاف ہے، پورے پاکستان کے خلاف ہے اور یہ صرف ایک فیکٹر نہیں ہے، بالکل سراج الحق صاحب نے صحیح کہا کہ یہ صیہونی سازشیں ہیں، یہود وہنود کی سازشیں اس میں شامل ہیں اور اس سب کا ہم نے مل کر مقابلہ کرنا ہے اسلئے مرکزی حکومت اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے، جو اس کا کام ہے وہ وہ کرے، جو ہم سے وہ لینا چاہتی ہے وہ ہمیں آرڈر کرے، اپنے پاکستان کے اور کے پی کے عوام کیلئے ہماری گورنمنٹ کی تمام تر خدمات حاضر ہیں، Thank you very much۔ میں آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس شہید بھائی کو جوار رحمت میں جگہ دے

اور اس کی قبر کو گل گلزار کرے اور میں جانتا ہوں جناب سپیکر کہ اسرار اللہ کی کمی جو ہے اس ایوان میں شاید پوری کرنا ناممکن ہے لیکن بہر کیف اس نے جتنا وقت گزارا، جو ٹائم ہمارے ساتھ پچھلے دس بارہ سال کی رفاقت ہے، میں نے Really Sir اس اپنی پولیٹیکل لائف میں ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو اسرار اللہ کا مقابلہ کر سکتا ہو۔

Thank you very much, Sir.

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 04:00 p.m. of Monday afternoon, 28th October, 2013.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 28 اکتوبر 2013ء بعد از دوپہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)